کارنامۂ زرّین

حِصّۂ اوّل

علّامہ نصیرالدّین نصیر ہونزائی

ᶜALLĀMAH
NAṢĪR AL-DĪN "NAṢĪR" HUNZĀ'Ī

ہمارا شجرۂ کار

دوستانِ قدیم، یارانِ حمیم

دوستانِ قدیم، یارانِ حمیم

کارنامۂ زرّین

حصّۂ اوّل

یکے از تصنیفات

علامہ نصیر الدّین نصیر ہونزائی

لسان القوم

حکیم القلم

شائع کردہ

خانۂ حکمت - ادارۂ عارف

۳۔ اے، نور ویلا۔ ۲۶۹۔ گارڈن ویسٹ کراچی ۳۔ (پاکستان)

اِنتساب بنامِ عزیزانِ گلگت

اعتکاف اور چِلّہ

اعتکاف کے معنی ہیں: گوشہ نشینی، گوشہ گیری، گوشہ نشینئ عبادتخانہ، اپنے کو منہیات سے باز رکھنا۔

چِلّہ: یہ لفظ چِل سے ہے جو چِہل کا مخفف ہے، معنی: چالیس[40] دن کا عرصہ، چالیس[40] دن کا زمانہ، چالیس[40] دن کی گوشہ نشینی اور وظیفہ خوانی، چالیس[40] روز کا عمل۔

حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام نے کوہِ طور پر اللہ کے حکم سے تیس[30] دن کا اعتکاف کیا، خدا نے مزید دس دن عبادت کرنے کے لئے فرمایا، اسی طرح چِلّہ ہوگیا، اسی عظیم واقعہ کے پیشِ نظر چالیس[40] دن کی گوشہ نشینی اور ذکر و عبادت بہت بڑی اہمیّت کی حامل ہے، ہم نے کہیں اس کا ذکر کیا ہے۔

اعتکاف اور چِلّہ انبیائے کرام علیہم السّلام کی سُنّت ہے، اس لئے یہ عمل بڑا مبارک ہے، کہتے ہیں کہ اگر نیّت کی جائے تو کم سے کم اعتکاف ایک گھنٹے کا بھی ہو سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ امام عالیمقامؑ کے فرمانِ اقدس کے مطابق صبح نورانی وقت کی خصوصی بندگی ایک گھنٹے کی ہوا کرتی ہے۔

اگر کوئی عزیز چلّہ یا اعتکاف کر رہا ہے تو وہ عوام کے سامنے ہرگز اس کا تذکرہ نہ کرے، کیونکہ یہ ایک عظیم راز ہے، بہت سے لوگ وقت سے پہلے راز کو فاش کر کے ناکام ہو جاتے ہیں، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جہاں بہت بڑی عاجزی کی ضرورت ہے، وہاں فخر کا مظاہرہ ہو سکتا ہے، جو بڑا نقصان دہ ہے۔

عزیزانِ من! یہ دَورِ قیامت اور زمانۂ تاویل ہے، اس میں خصوصی عبادت اور حقیقی علم کے توسط سے حضرتِ قائم القیامت ع کے عظیم اسرار کو حاصل کرنا ہے، جس کے لئے انقلابی ریاضت درکار ہے، عاجزی اور گریہ زاری سے خود کو یکسر تبدیل کرنا ہوگا، اس میں امامِ زمانؑ کی شناخت اور محبّت کلیدی وسیلہ ہے، اگر یہ پاک و پاکیزہ محبّت بدرجۂ عشق پہنچ گئی ہے تو مبارک ہو! کیوں کہ اس سے ذکر و عبادت کی راہ میں حائل ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

کراچی ۱۲/۱۲/۹۴

فہرستِ مضامینِ کارنامۂ زرّین حصّۂ اوّل

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	فہرست	۵
۲	تقریظ از قاضی عباس بُرھانی	۹
۳	پیش لفظ	۱۱
۴	بابِ اوّل : شب بیداری اور گریہ وزاری	۲۵
۵	شب بیداری کی شیرینی	۲۷
۶	ایک ایمان افروز اور روح پرور باد	۲۹
۷	بابِ دوم : ھونزہ میں پہلی بار رضاکار تنظیم کا قیام	۳۱
۸	غلام محمّد بیگ	۳۳
۹	فرمانِ مبارک بابت سکردو جماعت خانہ	۳۷
۱۰	فہرست شاہین والنٹیئرز حیدرآباد ، ھونزہ	۳۹
۱۱	فدائیوں کا ترانہ	۴۷
۱۲	باب الکریم (منظم)	۴۹
۱۳	امامِ زمانؑ سے شاہین والنٹیئرز کیلئے دعائے برکات	۵۱
۱۴	فرمانِ مبارک بنام آنریری کیپٹن غلام محمّد بیگ	۵۲
۱۵	امامِ عالیمقامؑ کے حضور میں ایک رپورٹ	۵۳
۱۶	میر آف ھونزہ کے نام پر ایک فرمان	۵۷
۱۷	اسماعیلیہ دارالحکمت کے حق میں فرمانِ مبارک	۵۹

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
٦١	بابِ سوم : گلگت میں اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کا قیام	١٨
٦٣	دیرینہ احسان کا شکریہ	١٩
٦٨	ایک عظیم کارنامہ	٢٠
٧١	ایک اہم تاریخی یادداشت	٢١
٧٥	مجاہد صفت جوانوں کے اسمائے گرامی	٢٢
٨٣	بابِ چہارم : کامیاب اور پُرثمر میٹنگیں	٢٣
٨٥	راولپنڈی کی اہم میٹنگ	٢٤
٨٧	وہ مقالہ جو وسطی ایشیا	٢٥
٩٣	کراچی کی اہم میٹنگ	٢٦
٩٥	بابِ پنجم : جشنِ افتتاح	٢٧
٩٧	جشنِ افتتاح	٢٨
٩٨	مرکزِ علوم (نظم)	٢٩
١٠١	لائبریری کی رکنیت	٣٠
١٠٧	دعوت نامۂ رکنیت	٣١
١٠٩	سرٹیفکیٹ دو ماہہ کورس	٣٢
١١١	بابِ ششم : مذہبی رسومات کی بے مثال خدمات	٣٣
١١٣	ایک اجتماعی خدمت جو بیمثال ہے	٣٤
١٢٠	معروف اخوند رستم علی	٣٥

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۶	شجرۂ نسب پسرانِ خلیفہ طیہان شاہ	۱۲۲
۳۷	خلیفہ عافیت شاہ اور ان کے بیٹے	۱۲۴
۳۸	خلیفہ فرمان علی	۱۲۷
۳۹	بابِ ہفتم : یادِ رفتگان	۱۲۹
۴۰	چیف موکھی محمد دارا بیگ	۱۳۱
۴۱	شہزادہ سلطان خان	۱۳۳
۴۲	قطعۂ لوحِ مزارِ سید شہزادہ مُنیر (نظم)	۱۳۵
۴۳	تصویرِ عمل (نظم)	۱۳۶
۴۴	باب العلم (علی) (نظم)	۱۳۸
۴۵	قطعۂ لوحِ مزار زہرا خانم (نظم)	۱۴۰
۴۶	قطعۂ لوحِ مزار بی بی یاقوت (نظم)	۱۴۲
۴۷	بیادِ درویش علی (نظم)	۱۴۳
۴۸	بیادِ علی مدد ابن محمد دوست	۱۴۴
۴۹	بابِ ہشتم : ریکارڈ	۱۴۵
۵۰	ایک عظیم مکتوب	۱۴۷
۵۱	عزیزم عبادت علی شاہ	۱۴۸
۵۲	گورخیز تھا یا جن ؟	۱۴۹
۵۳	خط بنامِ عزیزم امان اللہ	۱۵۱

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العٰلمين وصلى الله على رسوله الامين محمد شفيع المذنبين وعلى وصيه امام المتقين على امير المؤمنين وعلى الائمة من ذريتهما الطاهرين وصحبه المنتخبين۔

تحية سنية وتكرمة هنية يخص بها الحكيم القلم، الفيلسوف الاغر، الانور من البدر، العلامة نصيرُ الدّين الهنزائیؔ زاد اللّٰه تعالیٰ شأن علمه وطول حیوة ـ

ههنا بحمد الله وببركة الخمسة الاطهار عليهم السلام خيرات و سعادات موجود ايضاً اليكم مطلوب ـ اشكركم شكراً جزيلًا للتحآئف النادرة الخطيرة اعنى كتبكم التى يبحث فيها عجائب القرآن وغرائبها بمعرفة عظيمة ـ هذا قولنا الصادق ما رأيت التفاسير مثلها ولا نظيرلها فى هذا العصر ـ لواحد من الرجال والنسآءِ من پريد ويحب ان ياخذ المعارف فى امور الدين

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

من کتبہ فیجب علیہ ان ینظر الی کتبہ بالتفکّر والتدبّر لان فیہا اسرار او معارفا۔ التمس الیٰ مبدع سبحٰنہ وھو جل شأنہ بان یطیل عمرکم فی خدمتہ لنشرالدعوة اھل البیت(ع)۔ و وفر جزأکم باحسن الجزأ ونسأل اللّٰہ ان یکمل لکم افضل الاجر۔

حرر فی نہار یوم میلاد النبی(ص) صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ شہر ربیع الاول فی سنة ١٤١٥ھ ص۔

قاضیٔ عباس برہانی

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

پیش لفظ

١۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ **اللہ** تبارک و تعالیٰ کی مقدس معرفت سب سے خاص اور سب سے برتر شئے ہے، لہٰذا اس کا ذکر قرآنِ حکیم اور حدیث شریف میں حکیمانہ اشارات میں فرمایا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ حکمت کی اِس شان سے تعریف کی گئی ہے، جیسا کہ ارشاد ہے :۔

وَمَنۡ یُّؤۡتَ الۡحِکۡمَۃَ فَقَدۡ اُوۡتِیَ خَیۡرًا کَثِیۡرًا ؕ

اور جس کو حکمت ملی اُسے حقیقت میں بہت سی بھلائی مل گئی۔ (٢ : ٢٦٩)

یقیناً خیرِ کثیر حکمت ہی سے وابستہ ہے، کیونکہ دین کا ہر راز حکمت کی زبان میں ہے، اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ ربُ العزت کی معرفت اسرارِ حکمت میں مخفی ہے، اور جس کو یہ معرفت حاصل ہو، اس کو اپنی ذات یعنی عالمِ شخصی ہی میں کنزِ اسرارِ ازل مل جاتا ہے۔

۲۔ اللہ جلّ شانہٗ کی سنّتِ عالیہ کے بھیدوں کو جاننے کے لئے سعی کرتے رہیں، اس کی پاک سنّت ازل ہی سے چلی آئی ہے، چنانچہ یہ امرِ عظیم اس کی سنّت میں ہے کہ وہ تمام اشیاء کو بار بار پھیلاتا اور لپیٹتا رہتا ہے، اور فعلِ قدرت کی سب سے بڑی حکمت اسی میں پوشیدہ ہے، اس امرِ واقعی کی مثالیں اور شہادتیں قرآنِ عظیم کے علاوہ کتابِ کائنات اور کتابِ نفسی میں بھی ہیں، پس کائنات مجموعًا ہر انسانِ کامل کے عالمِ شخصی میں مرکوز و محدود ہو جاتی ہے، جب کہ ذاتی قیامت برپا ہو رہی ہو، پھر وہ روحاً و عقلاً کائنات بھر میں پھیل جاتا ہے، درین حال شخصِ کامل میں نفسِ واحدہ کا تجدد ہو جاتا ہے اور جملہ ارواح کو یہاں نجات مل جاتی ہے۔

۳۔ روح عالمِ خلق سے نہیں، بلکہ عالمِ اَمر سے ہے، وہ ایک اعتبار سے یہاں آئی ہے اور دوسرے اعتبار سے نہیں آئی ہے، اس میں بہت سی

حکمتیں ہیں، کہ اپنے کُل کی کاپی (COPY) بھی ہے اور الگ بھی نہیں، روحِ بسیط یعنی ہر جگہ حاضر ہے، یہ کُل میں ایک اور کاپیوں میں کثیر ہے، جیسے سمندر ایک ہوتا ہے، مگر امواج و اجزا کی کثرت ہوتی ہے، پس آپ اپنے کُل کو پہچان لیں اور اس میں فنا ہو کر دیکھ لیں تب ہی معرفت حاصل ہو جائیگی، فنا فی الامام کا عظیم الشان مرتبہ تابعداری اور عشق سے حاصل ہو جاتا ہے، چونکہ امام حیّ و حاضر علیہ السلام خداوند تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ کا مجموعہ ہے، اس لئے امام زمانؑ کا عشق بحقیقت اللہ کے اسمِ اعظم کا عشق ہے، پس بڑے نیک بخت ہیں وہ لوگ جو خدا کے اسماءُ الحُسنیٰ سے کامل عشق رکھتے ہیں اور انہی ناموں سے اس کو پکارتے ہیں (٧/١٨٠، ١٧/١١٠، ٢٠/٨، ٥٩/٢٤)۔

٤ــ مجموعۂ اسماءُ الحُسنیٰ جس کا ذکر ہوا وہ زندہ و گویندہ، نورِ ہدایت، صاحبِ علم و حکمت، خزینۂ اسرارِ معرفت اور سرچشمۂ حسن و جمالِ صوری و

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

معنوی ہے، آپ سورۂ رحمان کی خصوصیات اور خوبیوں کے بارے میں جانتے ہوں گے، اس کا خلاصہ، لبِّ لباب، اور جوہر آخری آیۂ کریمہ (۵۵ : ۷۸) ہے، جس میں اسم اعظم یعنی اسماءُ الحُسنیٰ کی بے شمار برکتوں کا تذکرہ ہے، اور اشارہ یہ فرمایا گیا ہے کہ یہاں جن اعلیٰ نعمتوں کا ذکر ہوا، وہ سب کی سب مجموعۂ اسماء الحُسنیٰ کے عظیم الشان خزانے میں ہیں، جن کے حصول کے لئے اساسی شرط یہ ہے کہ اہلِ ایمان خداوندِ قدوس کو انہی بزرگ ناموں سے پکارا کریں۔

۵۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

القراٰنُ مع علیٍّ و علیٌّ مع القراٰن

قرآن علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ قرآن کے ساتھ ہے۔

یعنی قرآنِ حکیم کی زندہ روح و روحانیت اور نور و نورانیت علیؑ میں ہے، اور علیؑ کی حقیقت و معرفت کا تذکرہ قرآن پاک میں ہے، اور علیؑ سے نورِ امامت مراد ہے، یہی سبب ہے کہ امام زمان کو علیِ زمان

(علیہ السلام) کہا جاتا ہے، اور اس میں بڑی حکمت ہے، کیونکہ نور ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے۔

۶۔ دعائم الاسلام، جلد ثانی، کتاب العطایا کے شروع میں یہ دونوں حدیث شریف درج ہیں:

کُلُّ معروفٍ صدقۃٌ، ہر نیکی ایک صدقہ ہے۔

الخلق عیال اللّٰہ، وأَحَبُّ الخلق إلی اللّٰہ مَن نَفَعَ عیالہٖ وأدخل السّرورَ علیٰ اھل بیتہٖ ومشیٌ مع أخٍ مسلمٍ فی حاجتہ، أَحَبُّ إلی اللّٰہ مِن اعتکاف شہرَیْن فی المسجد الحرام۔

مخلوق (گویا) خدا کا کنبہ ہے، اور اللہ لوگوں میں سے اُس شخص کو زیادہ محبوب رکھتا ہے جو اس کے کُنبے کو فائدہ پہنچائے اور خدا کے اہلِ خانہ کو خوشی دے، اور مسلمان بھائی کے ساتھ اس کی ضرورت کی خاطر چلنا خدا کے نزدیک خانہ کعبہ میں دو ماہ اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۷۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس پُر حکمت ارشاد میں ہر ہوشمند مومن اور مومنہ کے لئے بلند ترین ہدایات و تعلیمات موجود ہیں، چونکہ اسلام آفاقی دین ہے اور اس کے قوانین دراصل قانونِ فطرت کے مطابق

ہیں، لہٰذا دینِ اسلام میں تمام لوگوں کی خیر خواہی اور خدمت کی بہت بڑی اہمیت ہے، کیوں کہ سب لوگ "عِیَالُ اللّٰہ" کی مثال پر ہیں، پس لوگوں کی خدمت اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی عبادت ہے، اگر کوئی شخص خانۂ کعبہ میں دو مہینے کا مسلسل اعتکاف کرتا ہے تو یہ خدائے بزرگ و برتر کی عظیم عبادت ہے، اور اس سے بھی عظیم تر عبادت یہ ہے کہ آپ جماعت، قوم، اور تمام لوگوں کی کوئی نہ کوئی خدمت انجام دیں، اس کلیدی حکمت سے یہ پتا چلا کہ قرآنِ پاک میں جہاں جہاں عبادت کا ذکر آیا ہے یا اطاعت کا حکم ہے یا نیکی کی تعلیم ہے یا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا تذکرہ ہوا ہے تو ہر ایسے مقام پر خدمتِ خلق بھی مقصود و مطلوب ہے، الغرض قرآنِ حکیم کے بہت سے عنوانات کے تحت ہر گونہ خدمت کا تذکرہ یا اشارہ فرمایا گیا ہے۔

۸۔ اگر آپ کسی بادشاہ کی تعریف نہیں کرتے ہیں تو تنقید بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی انہیں کوئی

مشورہ دے سکتے ہیں، چنانچہ میں نے میر محمد جمال خان کے بارے میں "کتابچۂ "آئینۂ جمال" تصنیف کیا، اور اس عمل میں کئی حکمتیں پوشیدہ تھیں جن کی وضاحت یہاں ضروری نہیں، پھر میں نے بہت بڑا انقلابی قدم اٹھایا کہ شمالی علاقہ جات کے ایک گاؤں (حیدر آباد) میں میر صاحب سے پوچھے بغیر والنٹیرز کی تنظیم قائم کی، حالانکہ قبلاً تمام علاقوں میں ایسی کوئی مثال نہیں تھی، ھادئ برحقؑ کی ظاہری و باطنی ہدایت سے نہ صرف اس گاؤں کی یہ تنظیم کامیاب ہوئی، بلکہ اس نمونۂ عمل کو دیکھ کر ہر اسماعیلی گاؤں میں رضاکار کا یہ ادارہ قائم کیا گیا۔

۹ ــــ اس کتاب کا نام "کارنامۂ زرّین" ہے، یہ ایک خاص پروگرام کے تحت لکھی گئی ہے، وہ "جشنِ خدمتِ علمی" ہے، جس کی تجویز ہمارے ان عزیزوں کی خواہش پر ہوئی تھی، جو امریکہ میں قیام پذیر ہیں، چنانچہ تمام عملداران و ممبران کا یہی حتمی فیصلہ ہوا ہے کہ اس کتاب میں صرف ان اشخاص کا کچھ تذکرہ ہوگا، جنہوں نے کسی بھی حیثیت میں علامہ نصیر سے تعاون کیا ہے، اس کے علاوہ اگر استاد چاہیں تو کسی علمی شخصیّت کا بھی ذکر کر سکتے ہیں، بہرکیف یہ سچ ہے کہ میں لوگوں کی عام تاریخ نہیں لکھ سکتا ہوں، میں اس خدمت سے قاصر ہوں۔

۱۰ ــــ میں دنیائے اسماعیلیت کے اُن روحانی بھائیوں اور بہنوں

کا شکر گزار اور دعا گو ہوں جو بڑے شوق سے میری کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں، جو عشق و محبت سے میری مذہبی نظمیں پڑھتے ہیں اور جو اسی شان سے مست و مستانہ سُنتے رہتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی ایک خصوصی نعمت ہے، جس کی شکر گزاری اور قدر دانی ہم پر واجب ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ، آج ہم جشنِ خدمتِ علمی کے سلسلے میں ان تمام پاک و پاکیزہ نفوس کو یاد کریں گے جو اس علمی خدمت میں شریک و شامل ہیں، اور جو اس سے بہرہ مند ہوتے ہوئے شادمان ہیں۔

۱۱ــــ شمالی علاقہ جات نے زمانۂ قدیم سے اپنے باشندوں کو جفاکشی، غیرت اور بہادری کا درس دیا ہے، جی ہاں، ہمارے وہ تمام ساتھی ایسے ہی ہیں، جن کے بارے میں یہ کتاب (کارنامۂ زرّین، حصّۂ اوّل) لکھی گئی ہے، ہم ان شاء اللہ عنقریب کارنامۂ زرّین حصّۂ دُوم و سُوم بھی لکھ کر شائع کریں گے، کام، کارنامہ اور کارنامۂ زرّین میں آسمان زمین کا فرق ہے، کیونکہ علمی خدمت جو تمام خدمات کی بادشاہ ہے، ہمارے نزدیک وہی زرّین کارنامہ ہے، اگرچہ والنٹیئرز کی خدمت علمی نہیں بلکہ سوشل قسم کی ہُوا کرتی ہے، تاہم قریۂ حیدر آباد کے رضا کار بار بار کہا کرتے تھے کہ: ہم ایک عالِمِ دین کی دعوت پر یہاں خدمت کے لئے منظّم ہو گئے ہیں۔

۱۲ــــ اِس کتاب میں ان عالی ہمت ساتھیوں کا ذکرِ جمیل بھی موجود

ہے، جنہوں نے گلگت اسماعیلی مرکز میں نہ صرف مجھے خدمت کا موقع فراہم کیا، بلکہ ساتھ ہی ساتھ دوسرے واعظین حضرات کی زرّین خدمات سے بھی اپنی نیکنام جماعت کو فائدہ دلایا، اور اسی عملی کوشش سے گلگت میں اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برانچ قائم ہو سکی۔

۱۳۔۔۔ چیف ایڈوائزر غلام قادر برائے شمالی علاقہ جات و پنجاب، اب بفضلِ اللہ ۹ ستمبر ۱۹۹۴ء سے "چیف ایڈوائزر برائے علّامہ نصیرالدّین ہونزائی" کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہو گئے ہیں، اس کے باطنی معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جو ساتھی حُسنِ خدمت کی وجہ سے ہمیں بیحد عزیز ہیں، وہی احباب ہمارے عالمِ جان و دل (عالمِ شخصی) کے فرشتے ہیں، آپ کو معلوم ہے کہ اہلِ ایمان ہی فرشتے ہُوا کرتے ہیں، آپ "ہر پاکیزہ و کامیاب روح میں سب" کے قانون کو بھول نہ جائیں، یاد رہے کہ اللہ جلّ جلالہٗ کی قدرتِ کاملہ کے تمام عجائب و غرائب اور معجزات روح میں ہیں، کیوں نہ ہو جبکہ روح نفسِ واحدہ یا انسانِ کامل کی کاپی ہونے کی وجہ سے سب کچھ ہے، اس کے خزائن سے کوئی چیز باہر نہیں، کیونکہ وہ کامل و مکمل عالمِ شخصی ہے، جس میں عرش، کرسی، سات آسمان اور سات زمین موجود ہیں۔

۱۴۔۔۔ خانۂ حکمت ریجنل برانچ گلگت کے نیک نام صدر سلطان اسحاق صاحب کی مخلصانہ اور انتھک کوششوں اور ان کے ہوشمند

ساتھیوں کے بھرپور تعاون سے وہاں توقع سے زیادہ ترقی ہو رہی ہے، ان شاء اللہ گلگت میں ہمارے تینوں ادارے اور بھی زیادہ مضبوط ہو جائیں گے، کیونکہ اب ترقی کے مواقع ہیں، اور ہر قسم کی کامیابی سے ہم سب کو زبردست حوصلہ مندی اور قوّت حاصل ہوئی ہے، اے کاش، ہم ان بے حساب و لاتعداد نعمتوں پر خدائے پاک و برتر کی شکرگزاری کر سکتے!

۱۵ ـــ خانۂ حکمت برانچ اسلام آباد کے عزیز صدر نذیر صابر صاحب اور ان کے بزرگ والد کے بارے میں کتاب "لعل وگوہر" میں از صفحہ ۱۹ تا ۲۴ لکھا گیا ہے، بڑا اچھا مضمون ہے، آپ ضرور پڑھیں، موصوف صدر صفِ اوّل کے مومنین میں سے ہیں، ان کی ذات میں اخلاقی اور مذہبی خوبیوں کا ایک بڑا خزانہ پوشیدہ ہے، میں نے بہت سے ممالک کے لوگوں کو دیکھا ہے، نذیر صاحب جیسے مثالی انسان دنیا میں خال خال ملتے ہیں، آج کل ہمارے یہاں "جشنِ خدمتِ علمی" کا سلسلہ چلتا ہے، اس لئے ہم اپنے عملداروں کے بارے میں جو کچھ حق اور سچ ہے، وہ لکھ دیتے ہیں۔

۱۶ ـــ صدر فتح علی حبیب علمی خدمت میں بہت سینئر ہیں، آپ کے بارے میں بہت اچھی تحریریں موجود ہیں، خداوندِ عالم نے ان کو اہلِ بیتِ پاک علیہم السلام کی مقدّس محبّت کی لازوال دولت

سے مالا مال فرمایا ہے، کوئی شک نہیں کہ اسی سرمایۂ ایمان سے بہت سی روحانی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں، چنانچہ موصوف صدر صاحب کی ایک بہت بڑی خصوصیت ان کی سُریلی اور رسیلی آواز ہے، آپ جب جماعت خانہ میں ہمارے عظیم پیروں کا کوئی گنان پڑھتے ہیں تو اس وقت اہلِ ایمان کے قلوب آتشِ عشقِ سماوی سے پگھل جاتے ہیں، آپ کی رفیقۂ حیات ایڈوائزر گُل شکر کی خدمات کا سلسلہ بھی اتنا ہی طویل ہے، اور اب بفضلِ خدا ان کے تینوں پیارے بچے: نزار، رحیم اور فاطمہ بھی ایمان اور علمی خدمت کے اسی پسندیدہ راستے پر گامزن ہو رہے ہیں۔

۱۷ــــ ہمارے ادارۂ عارف کے صدر محمد عبدالعزیز کی گرانقدر خدمات کا ذکرِ جمیل جتنا بھی کریں کم ہے، ان کی ایک پائندہ اور ہمہ رس خدمت آڈیو کیسیٹ ریکارڈ کا کام ہے، جس سے انہوں نے پندرہ سو سے زیادہ مختلف لیکچروں کو محفوظ کر لیا، اور جہاں جہاں سے فرمائش آتی ہے وہاں بھیجتے رہے، موصوف صدر کے توسط سے امریکہ میں نورالدین راجپاری جیسے عظیم دوست ملے، اور پھر وہاں ادارۂ عارف قائم ہوا، اور کئی عزیز شاگرد پیدا ہو گئے، ہر شاگرد میرے نزدیک ایک زندہ کائنات ہے، جبکہ وہ عالمِ شخصی ہے، غرض صدر محمد عبدالعزیز کی بے شمار خدمات ہیں، ان کی بیگم کو آرڈینیٹر

یاسمین جو حقیقی علم کی شیدائی ہیں، وہ ہر نیک کام میں اپنے محترم شوہر کی مدد کر رہی ہیں، ان دونوں عزیزوں کے فرزند بڑے پیارے ہیں، شہزاد امریکہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، سیلینہ (SELINA) اور زہرا کراچی ہی میں پڑھ رہی ہیں۔

۱۸ ـــــ عموماً ہر ملازم اور مزدور صبح آٹھ یا نو بجے اپنے کام پر جایا کرتا ہے، میں جس بندہ پرور اور غریب نواز آقا کا غلام اور مزدور ہوں، وہ بار بار فرماتا ہے کہ سنو، شب خیزی کی دولت سے مالا مال ہو جاؤ، نورانی ذکر، بندگی اور مناجات ہی سے ملا کر قلبی عبادت شروع کرو، پس میں کوشش کرتا ہوں کہ اس بابرکت ہدایت پر عمل ہو جائے، الحمدُللہ، اکثر کامیابی ہو جاتی ہے۔

اگر میں کہوں: لنڈن کے عزیزان، تو ظاہر ہے کہ اس سے وہاں کے میرے تمام پیارے شاگرد مراد ہیں، اسی طرح سب کو ایک ساتھ یاد کرنا بہت اچھی بات ہے، اگرچہ ان میں ایک مرکز بھی ہے، اور یہ نکتہ یاد رہے کہ بہشت میں "ہر ایک میں فعلاً سب ہوتے ہیں" یعنی ہر فرد اپنے ابداعی ظہورات سے ہر مرد و زن ہو سکتا ہے، میری روح اُن سے بار بار فدا ہو! ان کی لذیذ و دل آویز یاد کی برکت سے بہشت کا ایک عظیم راز سپردِ قلم ہو گیا، اِس دفعہ عزیزِ محترم غلام قادر صاحب فرما رہے تھے کہ

آپ کی جملہ کتابیں جواہرِ علم و حکمت سے مملو ہیں، پھر بھی جو کتابیں لنڈن میں لکھی گئی ہیں، ان کی ایک نرالی شان ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
کراچی

بدھ ۶ر جمادی الاوّل ۱۴۱۵ھ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۹۴ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

بابِ اوّل

شب بیداری اور گریہ وزاری

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

شب بیداری کی شیرینی

رات بھر بیدار رہ کر عبادت کرنا شب بیداری ہے، اس عمل میں بہت سے روحانی فائدے ہیں، اور اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ خدا کے لئے شب بیداری نہ صرف نفسِ امّارہ کی شدید ترین پامالی کا باعث ہے، بلکہ اس سے علمی اور عقلی گفتگو بھی بدرجۂ کمال درست ہو جاتی ہے (۲۷۳/۷) یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ انسان میں جو نفسِ حیوانی ہے، وہ ہر وقت روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنے رہتا ہے، لہٰذا نفس پر کنٹرول کرنیکا بہترین طریقہ شب بیداری، شب خیزی اور ذکر و عبادت ہے، آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں رات کی عبادت، دعا، مناجات، اور گریہ وزاری کی فضیلت کو دیکھ سکتے ہیں۔

میں نے بہت سے ممالک اور علاقوں کا سفر کیا، اور بہشت کی وسیع تر نعمتوں کی طرح بہت سے جماعت خانوں میں جانے کی سعادت نصیب ہوئی، ان میں سے بعض میں ذکرِ جلی کی اجازت ملی، اور بعض میں ہم نے جماعت

کے ساتھ شب بیداری بھی کی، واللہ اس میں بیحد شیرینی ہے، بڑی دلکش روشنی ہے، اور عجیب وغریب قسم کی شادمانی ہے۔

مجھ پر اپنی جائے پیدائش و رہائش قریۂ حیدرآباد کے بے شمار احسانات ہیں، اس مقام کا ابتدائی نام بروشسکی میں "بی مل" تھا، شخصِ اوّل نے جب اس صحرا کو یہ نام دیا تو اس کا انداز مثبت تھا جیسے بِل مَل جِل مَل، بی مَل (وہ آبادی جس میں سب کچھ ہوگا) کیونکہ یہ ایک عظیم قرآنی اور روحانی راز ہے کہ ہر چیز اور ہر لفظ کے ایجاد میں قدرتِ خدا کی کارفرمائی ہوا کرتی ہے، پھر بی مَل ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء میں حیدرآباد کے بابرکت اسم سے موسوم ہوا، اس کے اعتقادی معنی ہیں: وہ گاؤں جس کو باطنی طور پر علیِ حیدر نے آباد کیا، میرے پاس سپردِ قلم کر دینے کے لئے ایک اور عظیم امانت ہے، وہ یہ کہ جب مولانا حاضر امام علیہ السلام پہلی بار شمالی علاقوں میں تشریف لے آئے تو اس دوران حیدرآباد کی جماعتِ باسعادت کی عقیدت، محبت، عشق اور خاموش آنسوؤں کی بارش کے پیشِ نظر ارشاد فرمایا: "میں نے ۳۷ ملکوں کو دیکھا تھا، مگر ایسا نہیں دیکھا تھا" اس فرمانِ مبارک میں معنویت کی ایک دنیا پوشیدہ ہے۔

ایک ایمان افروز اور رُوح پرور یاد

ہماری مذہبی زندگی میں ایک خوشگوار زمانہ وہ بھی تھا، جب کہ ہم بلتت بُرونگشل جماعت خانہ میں شب بیداری کی نعمتِ عظمیٰ سے لطف اندوز ہونے رہتے تھے، اللہ و رسولؐ اور اہل بیتِ اطہارؑ کے مقدّس عشق سے سرشار جماعت، ذکرِ خفی وجلی کی مخموریت، مناجات اور گریہ وزاری کی محویت وفنائیت، علم وحکمت کی نورانیت، نیم خوابی کے عجائب وغرائب، حمد ونعت اور منقبت کی جانفزا آواز، عاشقانہ آنسوؤں کے ساتھ سجدے، خلوصِ نیت کے ساختہ دعائیں، ذکرِ کثیر سے قلبی اطمینان، جماعت اور جماعت خانہ کی ایسی زیارت سے معجزانہ شادمانی، اور اس قسم کی بے شمار روحانی نعمتیں حاصل تھیں۔

میرے دو بہت پیارے شاگرد عالیجاہ موکھی غلام قادر ابن خلیفہ محمد سراج اور عبد اللہ شاہ ابن محمد شفیع اس پاکیزہ محفل میں ہر بار منقبت پڑھا کرتے تھے، ان

کو بہشتے بُلبُلشو کہیں یا سُوجو مایولو، بہرکیف ان کے ساز و آواز سے اہلِ دل کو خمرِ جنت کی لذت حاصل ہوتی رہتی تھی، بُروشسکی نظموں میں ایک خوش آئند انقلاب پوشیدہ تھا، اس لئے سب خوشی اور مستی سے جھومتے اور ہم آہنگ ہو جاتے۔

اگر ہم اس نیک نام جماعت کی میزبانی کا ذکرِ جمیل نہ کریں تو البتہ ناشکری ہوگی، پوری جماعت کا جوش و خروش سے حرکت میں آنا، اس حقیقت کی دلیل ہے کہ وہ سب ان مجالس سے شادمان ہو جاتے تھے تاہم محفل سے پہلے اور بعد میں برادرِ بزرگ جوہر بیگ صاحب کے دولت خانے میں ذرا آرام کرتے۔

بُروک شال (قبیلۂ برُونگ کی جگہ) ہمارے قدیم آبا و اجداد اسی مقام پر رہتے تھے، یہانتک کہ ہمارے والد کا پڑ دادا ترنگفہ شمشیر بیگ میر سلیم خان کے عہد (۱۲۲۱ھ/۱۸۰۶ء) میں حیدر آباد آئے، پس کس زبان سے اور کن الفاظ میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کریں کہ اس مسبب الاسباب نے ہمارے لئے یہ سبب بھی بنا دیا کہ ہم اس زمانۂ حقیقت میں جا کر اپنے آبا و اجداد کے اصل مقام پر معمور شدہ جماعت خانے میں خصوصی عبادت کریں، الحمدللہ رب العٰلمین۔

بابِ دُوم

ھونزہ میں پہلی بار رضا کار تنظیم کا قیام

ISW LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISW LS

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

غلام محمدؐ بیگ

شجرۂ نسب : دارا بیگ عرف بھرا (ثانی) ←
فرحت بیگ ← میرزا حسن ← سید امیر ← محمد امیر
میرزا حسن (ثانی) ← غلام محمد بیگ ۔

کسی دانشمند شاعر نے کیا خوب کہا ہے :۔

سالہا باید کہ تا یک سنگِ اصلی زافتاب
لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن

نیز خواجہ حافظ کا یہ شعر ملاحظہ ہو :۔

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر
آری شود ولیک بخونِ جگر شود

ترجمہ ۱ :۔ سالہائے فراوان درکار ہیں تاکہ سورج کے اثر سے اصلی پتھر بدخشان میں لعل بن جائے یا یمن میں عقیق بن جائے ، یعنی زمانہائے دراز کے بعد ہی قوم میں کوئی بہت ہی قابل شخصیت پیدا ہو جاتی ہے ۔

ترجمہ ۲ :۔ کہتے ہیں کہ (اصلی) پتھر صبر کے مقام میں لعل ہو

جاتا ہے ، ہاں ایسا ہوتا ہے لیکن خونِ جگر سے ہوتا ہے یعنی کوئی بھی عظیم المرتبت شخص قدر و منزلت کے مراحل کو شدید مشقت کے بغیر طے نہیں کرسکتا۔

غلام محمد بیگ صاحب کی کوئی مثال نہیں ملتی، وہ خود اپنی مثال آپ تھے، دنیا میں سب سے بڑے میدان صرف دو ہیں ، مذہب اور سیاست ، آپ دونوں میدان کے شہسوار تھے ، جہاں بھی گئے قومی اور جماعتی خدمت کو ترجیح و اولیت دی ، آپ دینی علم و حکمت کے شیدائیوں اور امامِ زمان علیہ السلام کے فدائیوں میں سے تھے، خداوندِ عالم نے ان کو قائدانہ صلاحیتوں سمیت بہت سی خوبیوں سے نوازا ، یکے بعد دیگرے مذہب کے بڑے بڑے عہدے پر فائز ہو گئے ، جماعتی لیڈروں کے ساتھ امامِ وقتؑ کے حضور پر نور سے مشرف ہوئے۔

ہم دونوں یک جان دو قالب تھے ، یہ بیمثال دوستی دینی علم اور ترقی پسندی کی بنیاد پر قائم ہوئی تھی، خداوندِ قدوس کی توفیق و تائید سے میں نے اپنے گاؤں حیدرآباد میں اولین اور مثالی والنٹیرز تنظیم قائم کرکے تمام شمالی علاقہ جات کے اسماعیلیوں کو مذہبی آزادی اور ترقی کا سگنل دیا ، تقریباً ایک سال کے بعد ہماری اِس

تنظیم میں غلام محمد بیگ شامل ہو گئے ، زیادہ وقت نہیں گذرا تھا کہ میں نے ان کو کیپٹن بنانے کی تجویز کی تو سب نے اس بات کو بخوشی قبول کرلی ۔

میں اس تنظیم کا مؤسس (بانی = FOUNDER) اور سربراہ رہا ، اور جی۔ایم بیگ صاحب اوّلین کیپٹن مقرر ہوئے ، اور کسی شک کے بغیر ہم سب نے مل کر شمالی ترقی کا کام کیا ، میں نے شروع ہی میں والنٹیئر تنظیم کے لئے چار قبیلوں سے بہت ہی اچھے جوانوں کو منتخب کیا تھا ، کیونکہ ہمارے سامنے بہت سے چیلنجز تھے ، لیکن ہمارے عہدیداروں اور ممبروں کے دل میں خیر خواہی کے سوا اور کوئی بات ہی نہ تھی ، لہٰذا مولا کی تائید سے سیاسی مخالفت کی جنگ میں فتح نصیب ہوئی ، چونکہ حیدرآباد والنٹیرز کی نیکنامی اور شہرت نہ صرف وادئ ہونزہ میں گونجنے لگی ، بلکہ تمام شمالی علاقہ جات میں بھی اس نیک کام کا چرچا ہونے لگا ، تب شمالی علاقوں کے ہر اسماعیلی گاؤں میں والنٹیرز میدانِ عمل میں آگئے ۔

علی آباد کی اسماعیلی جماعت بڑی نیکنام اور ترقی پسند ہے ، چنانچہ وقت آنے پر دونوں تنظیموں میں اس بات پر اتفاق ہوا کہ اب ہم اپنے مذہب کی ہر سالگرہ منائیں

گے ، سو علی آباد ہی میں جوانوں نے سورڈ ڈانس اور ڈکو ڈانس کا مختصر سا کورس کر لیا، تاکہ ہر مذہبی جشن کو شایانِ شان طور پر منایا جائے۔

ہم نے یہ کوشش بھی کی کہ کریم آباد (بلتت) والینٹیئرز بھی اس اتفاق میں آجائیں، تاکہ اصولاً پورے ہونزہ میں تمام رضاکار مل کر ایک ہی تنظیم ہو جائیں، لیکن ہماری یہ دعوت قبول نہ ہو سکی، ورنہ یہ سچ ہے کہ ہم التت جیسے بڑے قلعہ کے والنٹیئرز کو بھی دعوت دیتے ، اور اسی طرح اتفاق واتحاد کرنے کے بعد فوراً ہی وسطی ہونزہ ، گوجال ، اور شیناکی میں ایک ایک میجر اور کُل کے لئے ایک کرنل ہوتا، اگر یہ امکانی اتفاق ہوتا اور اس کے ساتھ انصاف بھی ہوتا تو میرا خیال ہے کہ سب سے سینیئر ہونے کی وجہ سے غلام محمد بیگ ہی سب کا کرنل ہو جاتے، اس کے باوجود ہم نے یہ بھی سوچا تھا کہ اگر میر محمد جمال خان اپنے کسی شہزادے کو آل ہونزہ والنٹیئرز کا کرنل بنانا چاہیں تو ہم قبول کریں گے، تاہم اتنے بڑے پیمانے پر اتفاق واتحاد نہ ہو سکا۔

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

"TRUE COPY"

MONOGRAM

21st May, 1973.

My dear President and Members,

On the occasion of Imamat Day, 11th July, I would like you to perform the opening ceremony of the new Jamatkhana at Skardu. My spiritual children in Skardu should use the new Jamatkhana as from Imamat Day.

I send my most affectionate paternal maternal loving blessings to the following beloved spiritual children for their devoted services and good work:-

Ghulam Mohamed Hunzaie
S.M. Abdul Hakeem
Rahmatullah
Ghulamali Shah
Mashroof Khan
Mahmood Beg

I give my most affectionate paternal maternal loving blessings to all beloved spiritual children for their donations towards the building of the new Jamatkhana with best loving blessings to all those who helped towards the construction work.

Yours affectionately,
Sd/-
Aga Khan

The President and Members,
H.H. Aga Khan Ismailia Supreme
Council, Karimabad

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

فہرستِ شاہین والنٹیرز حیدرآباد ہنزہ

تاریخ داخلہ	داخلہ نمبر	نام	ولدیت	عہدہ	کیفیت
۱-۳-۱۹۵۷	۰۰۱	علامہ نصیر الدین	حب علی	موسس والنٹیرز	—
〃	۰۰۲	توالد شاہ	علی موجود	صوبیدار	سالار
〃	۰۰۳	حضور مکھی ملازمان	عین الیقین شاہ	نائب صوبیدار	سالار
〃	۰۰۴	شاہ دل امان	شاہ مازون	فدائی	۱۹۸۸ء میں انتقال ہوا
〃	۰۰۵	رستم خان	پہلوان	〃	۱۹۸۹ء میں انتقال ہوا
〃	۰۰۶	شاہ میر بیگ	اسد اللہ بیگ	〃	سالار
〃	۰۰۷	محمد علی بیگ	قلندر شاہ	〃	سالار
〃	۰۰۸	تحویل شاہ	طلا بیگ	〃	۱۹۶۵ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۰۹	خواجہ زرین	علی بیگ	〃	سالار
〃	۰۱۰	محمود شاہ	حب علی	نائب صوبیدار	سالار
〃	۰۱۱	تیتم	دادو لبوسگ	حوالدار	۱۹۷۶ء میں ناظم آباد منتقل ہوا
〃	۰۱۲	مولا داد	بہرام شاہ	فدائی	۱۹۸۹ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۱۳	امیر حیات	شمشیر بیگ	〃	سالار
〃	۰۱۴	علی مجسم	علی مدد	〃	سالار
〃	۰۱۵	رضا شاہ	شاہ علی	〃	۱۹۸۵ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۱۶	پہلوان	اشدر امان	نائیک	۱۹۸۸ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۱۷	درویش علی	سفر علی	فدائی	۱۹۸۰ء میں انتقال ہوا

ISW IS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

تاریخ داخلہ	داخلہ نمبر	نام	ولدیت	عہدہ	کیفیت
۱/۳/۱۹۵۷	۰۱۸	خوشدل امان	مایون شاہ	فدائی	۱۹۷۵ء میں گلگت منتقل ہوا
〃	۰۱۹	ظاہر شاہ	فقیر شاہ	〃	سالار
〃	۰۲۰	علی بیگ	دولت شاہ	〃	سنہ ۱۹۷۸ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۲۱	لالیو	شاہ گل حیات	〃	سنہ ۱۹۸۵ء میں مستعفی ہوا
۱/۳/۱۹۵۸	۰۲۲	کاروان باشی	غلام حیدر	نائیک	سالار
〃	۰۲۳	غلام محمد بیگ	مرزا حسن	کیپٹن	سنہ ۱۹۸۹ء میں انتقال ہوا
〃	۰۲۴	داد علی شاہ	نیت شاہ	وائس کیپٹن	سنہ ۱۹۷۴ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۲۵	مرزا جانان	زیارت شاہ	کوارٹر ماسٹر	سنہ ۱۹۷۸ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۲۶	عنایت خان	دادو بائی	حوالدار	سنہ ۱۹۸۴ء میں انتقال ہوا
〃	۰۲۷	وفادار	علی عصمت	فدائی	سنہ ۱۹۷۹ء میں انتقال ہوا
〃	۰۲۸	طاہر شاہ	فقیر شاہ	〃	سنہ ۱۹۷۲ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۲۹	محمد رضا بیگ	دادو خان	〃	سالار
۱/۳/۱۹۵۹	۰۳۰	کاٹر پاپلشر بیگ	سفر علی	لیفٹیننٹ	سنہ ۱۹۹۳ء میں انتقال ہوا
〃	۰۳۱	غریب فتح اللہ بیگ	حرمت اللہ بیگ	نائب صوبیدار	سنہ ۱۹۷۸ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۳۲	محبت خان	حاجت امان	نائب صوبیدار	سنہ ۱۹۷۰ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۳۳	خلیفہ غلام حیدر	مبارک شاہ	فدائی	سنہ ۱۹۷۷ء میں انتقال ہوا
〃	۰۳۴	مکی قدیر امان	مہربان	لانس نائیک	—

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

تاریخ داخلہ	نام	ولدیت	ولدیت	عہدہ	کیفیت
۱/۳/۱۹۵۹	۳۵.	جان خان	دادو لوسگ	حوالدار میجر	—
〃	۳۶.	حبیب اللہ	دادو لوسگ	فدائی	سنہ ۱۹۸۰ء میں مستعفی ہوا
〃	۳۷.	قدیر خان	تراب خان	حوالدار میجر	سنہ ۱۹۷۸ء میں مستعفی ہوا
〃	۳۸.	دادو خان	سنگی خان	نائیک	سنہ ۱۹۷۱ء میں مستعفی ہوا
〃	۳۹.	رائی امیر اللہ بیگ	رحمن اللہ بیگ	نائب صوبیدار	سالار
〃	۴۰.	محمد یار بیگ	مظہر شاہ	حوالدار	سنہ ۱۹۶۲ء میں مستعفی ہوا
〃	۴۱.	حاجی بیگ	لطف علی	نائیک	سنہ ۱۹۶۷ء میں انتقال ہوا
〃	۴۲.	غلام قادر	قنبر علی	نائیک	—
۲۱/۳/۱۹۵۸	۴۳.	دادو خان	روبی علی	نائب صوبیدار	سنہ ۱۹۶۰ء میں مستعفی ہوا
۲۱/۲/۱۹۶۰	۴۴.	کامڑیا غلام حیدر	پلشر بیگ	نائیک	سنہ ۱۹۹۰ء میں مستعفی ہوا
〃	۴۵.	غلام	پہلوان	فدائی	سنہ ۱۹۸۹ء میں انتقال ہوا
〃	۴۶.	خداداد	خدا یار	〃	سنہ ۱۹۷۸ء میں مستعفی ہوا
〃	۴۷.	نصر اللہ	قنبر علی	نائیک	سنہ ۱۹۶۷ء میں انتقال ہوا
〃	۴۸.	سخاوت	بہادر	فدائی	سنہ ۱۹۶۳ء میں انتقال ہوا
۲۱/۳/۱۹۶۲	۴۹.	حاجی بیگ	فیض اللہ امان	نائب صوبیدار	سنہ ۱۹۸۰ء میں دیور منتقل ہوا
〃	۵۰.	قبول علی	شاہ ولی	نائیک	سنہ ۱۹۷۸ء میں مستعفی ہوا
〃	۵۱.	ایمان شاہ	فدایت شاہ	فدائی	—

تاریخ داخلہ	داخلہ نمبر	نام	ولدیت	عہدہ	کیفیت
۲۱/۳/۱۹۶۲	۰۵۲	دولت شاہ	فقیر شاہ	فدائی	—
"	۰۵۳	عین الحیات	عبدالحیات	لیفٹیننٹ	—
۲۱/۳/۱۹۶۴	۰۵۴	سردار خان	رحمٰن اللہ بیگ	فدائی	—
"	۰۵۵	کاٹڑیا نادرامان	مہربان	حوالدار	سالار
۲۱/۳/۱۹۶۵	۰۵۶	جنگی عالم	زوارہ بیگ	فدائی	سنہ ۱۹۷۰ء میں مستعفی ہوا
۲۱/۳/۱۹۶۷	۰۵۷	رحمٰن بیگ	خانم بیگ	حوالدار میجر	سنہ ۱۹۹۲ء میں مستعفی ہوا
"	۰۵۸	محمد خان	شاہ برات	حوالدار	سالار
"	۰۵۹	حاجی بیگ	بیگ نظر	فدائی	سنہ ۱۹۷۰ء میں مستعفی ہوا
"	۰۶۰	شاہ گل حیات	دلاور خان	"	—
۲۱/۳/۱۹۶۸	۰۶۱	غلام قادر	فقیر شاہ	"	—
"	۰۶۲	حضور مکھی محمدل خان	نظر شاہ	کیپٹن	سنہ ۱۹۹۰ء سے مقامی کونسل کا صدر مقرر ہونے پر مستعفی ہوا
۲۱/۳/۱۹۷۰	۰۶۳	حضور مکھی شاہ میر بیگ	شاہ گل حیات	"	—
"	۰۶۴	عالم جان	محمد امان	صوبیدار	—
"	۰۶۵	محمد امین	محمد امان	حوالدار	—
۲۱/۳/۱۹۷۲	۰۶۶	بیکو	اکبر شاہ	صوبیدار میجر	—
"	۰۶۷	محمد ولی	شاہ ولی	لیفٹیننٹ	—
۲۱/۳/۱۹۸۰	۰۶۸	عرب خان	نیت شاہ	حوالدار	—

تاریخ داخلہ	داخلہ نمبر	نام	ولدیت	عہدہ	کیفیت
۲۱/۳/۱۹۸۰	۰۶۹	اشتیاق علی	درویش علی	فدائی	—
〃	۰۷۰	محمد فقیر	عرب خان	حوالدار	—
〃	۰۷۱	عبداللہ جان	عبدالغفار	فدائی	—
〃	۰۷۲	غلام عباس	باہر خان	〃	۱۹۸۷ء میں مکھی کے عہدے پر فائز ہونے کے بعد مستعفی ہوا
〃	۰۷۳	اکرام خان	گری خان	〃	—
〃	۰۷۴	امتیاز حسین	عرب خان	〃	—
〃	۰۷۵	درویش علی	علی ممبر	وائس کپٹن بینڈ	—
〃	۰۷۶	عالم جان	دولت امان	فدائی	—
〃	۰۷۷	محمد حسین	نعمت خان	〃	—
〃	۰۷۸	رمضان خان	ہمایون	〃	—
〃	۰۷۹	محمد فقیر	وفادار	〃	—
۲۱/۳/۱۹۸۴	۰۸۰	صحت علی	نظر شاہ	بینڈ کیپٹن	—
〃	۰۸۱	وزیر بیگ	دولت شاہ	فدائی	—
〃	۰۸۲	علی جمہور	قلندر شاہ	〃	—
〃	۰۸۳	شاہ مراد	شاہ داد	〃	—
〃	۰۸۴	فدا علی	غلام قادر	〃	—
〃	۰۸۵	سرتاج کریم	مالک شاہ	〃	—

تاریخ داخلہ	داخلہ نمبر	نام	ولدیت	عہدہ	کیفیت
۲۱/۳/۱۹۸۴	۰۸۶	دیدار کریم	لطف علی	فدائی	—
۲۱/۳/۱۹۸۵	۰۸۷	جاوید کریم	مالک شاہ	〃	—
〃	۰۸۸	اسلام الدین	سگ علی	〃	—
〃	۰۸۹	ابراہیم	قلندر شاہ	〃	—
〃	۰۹۰	غریب علی	قبول علی	〃	—
۲۱/۳/۱۹۹۰	۰۹۱	فرمان علی	امان علی	〃	—
〃	۰۹۲	شیر علی	ملا یوسف	〃	سنہ ۱۹۹۱ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۹۳	میر احمد جان	محمود شاہ	〃	—
〃	۰۹۴	الیاس خان	محمد حسین	〃	—
〃	۰۹۵	موسیٰ خان	مرزا جانان	〃	—
〃	۰۹۶	اکرام اللہ بیگ	عطا اللہ بیگ	〃	—
〃	۰۹۷	غلام رسول	لیمان شاہ	〃	سنہ ۱۹۹۱ء میں مستعفی ہوا
〃	۰۹۸	نجیب اللہ بیگ	ہدایت اللہ بیگ	〃	—
〃	۰۹۹	حضور مکی صحت علی	سگ علی	〃	—
〃	۱۰۰	غلام سرور	عبد الرحمٰن	〃	—
〃	۱۰۱	اسماعیل خان	سید امیر	صوبیدار	—
〃	۱۰۲	علی محمد	عنایت خان	〃	—

تاریخ داخلہ	داخلہ نمبر	نام	ولدیت	عہدہ	کیفیت
۲۱-۳-۱۹۹۰	۱۰۳	فدا علی	درویش علی	نائب صوبیدار	——
"	۱۰۴	احمد جامی	نواب شاہ	"	——
"	۱۰۵	رحمٰن بیگ	گری خان	سیکریٹری	——
"	۱۰۶	شکر اللہ بیگ	تدبیر شاہ	کوارٹر ماسٹر حوالدار	——
"	۱۰۷	غلام خان	عبادت شاہ	فدائی	——
"	۱۰۸	رحیم اللہ بیگ	حیات بیگ	"	——
"	۱۰۹	عزیز علی	محمد رحیم	"	——
"	۱۱۰	عزیز علی	عنایت خان	"	——
"	۱۱۱	آصف حیدر	غلام حیدر	"	——
"	۱۱۲	الیاس کریم	رحمدل خان	"	——
"	۱۱۳	غریب علی	علی حرمت	جوائنٹ سیکریٹری	——
"	۱۱۴	غلام محمد	داد علی	فدائی	——
"	۱۱۵	سرباز خان	میرباز خان	"	——
"	۱۱۶	شکر اللہ بیگ	قلندر شاہ	"	——
"	۱۱۷	اسلام علی شاہ	نادر امان	"	——
"	۱۱۸	محمد اسحاق	مرزا جانان	"	——
"	۱۱۹	صدر الدین	خواجہ عربی	"	——

تاریخ داخلہ	داخلہ نمبر	نام	ولدیت	عہدہ	کیفیت
۲۱ ۳/ ۱۹۹۰	۱۲۰	عیلی خان	داد علی	فدائی	——
"	۱۲۱	مشغول عالم	امیر حیات	"	——
"	۱۲۲	اسد اللہ بیگ	ہدایت اللہ بیگ	"	——
"	۱۲۳	نظام الدین	قلندر شاہ	"	سنہ ۱۹۹۱ء میں مستعفی ہوا
"	۱۲۴	راحت اللہ بیگ	اسد اللہ جان	"	——
"	۱۲۵	امیر حیدر	غلام حیدر	"	——
"	۱۲۶	عالم جان	محمد حسن	"	——
"	۱۲۷	عرفان اللہ	علی مدد	"	——

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فدائیوں کا ترانہ

وقت دِیۂ کہ گُھر دینَ ڑِ قُدبانہ فدائی!
مولا ثُلکُہ خدمت گنہ ارمانہ فدائی!

روحانی بباگنُ لو خوشیہ کا گویٹش دِیلو
دُنیا اکھیلَن نیلتری حیرانہ فدائی!

مقصودہ بسار نِیَسَ لو ڈُگش ہمّتہ ڈٹ بے
غس گیُرَ چھسَن دِیہ گلی میدانہ فدائی!

اُنہ بیَ کہ بہ غسم نورہ دمن عقلہ مددگار
ہرڈوم دُرتون عقلَ ڑِ آسانہ فدائی!

گویَرُم وطنُ لو بم سِسہ عزّت کہ ادب ہین
اُنہ وطنہ زمین عزّتہ اسمانہ فدائی!

عادتُ لو فرشتان نُمہ دلتشکو دُرونگ اد
ثنا گُھر دیڈن ہن گُسکہ انسانہ فدائی!

مذہبہ دُرور دِلدِیہ دُنیات لوبُش خا
فرمانہ برگش گن ثُولہ فرمانہ فدائی!

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ہر ڈُٹگ دِشن ئیڈکہ ایمانہ گرگیش دیو
ایمانہ مشال اور منہ ایمانہ فدائیؔ!

محتاج غریبن وطنُ لو ئیڈکہ فی الحال
امداده بچارا گند چارانہ فدائیؔ!

جی دِیولہ نصیر نورہ دمنہ لشکرہ حقُ لو
وقت دِیہ کہ گُھر دینَ ٹہ قُربانہ فدائیؔ!

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

باب الکریم

بای بسم اللہ و بابِ شہرِ علمِ احمدیؐ
معجزِ علیؑ بنود کہ قولِ مصطفیؐ و مرتضیؑ است
اوست بابِ گنج ہای علمِ قرآن و حدیث
ہر کہ زین در اندر آید بامراد و بانواست
بی در و دیوار نبود خانہ و باغِ جہان
قصرِ دین را بی در و دیوار پنداری خطاست
این کہ حق گوید زما نور و کتابی آمدہ
نورِ حق در کاملی پنہان کتابش پر ملاست
لمعہ ہای عکسِ نورش را کنون آئینہ کیست
الحلی و اشرفی از آلِ پاکِ مصطفیؐ است
کعبہ مقصودِ عالم آنچنان سلطانِ دین
نور مولا شہ کریم الحق کنون نورِ خداست
رہبرِ دنیا و دین و حامیِ اسلامیان
ظاہر و باطن بنورِ حق و قائم رہنماست

یادِ تشریفِ قدومش باد از باب الکریم
«شغف» را بشمار سالِ ہجرتِ خیر الوریٰ ست

مژدۂ جان بخش بادا ہر فدائی را کہ او
گر تواند خدمتِ دینی و کارش بی ریا ست

فٹ نوٹ : صفحہ ۱۱

این قطعۂ لطیف بموقعِ تشریف آوریِ حضرتِ مولانا شاہ کریم الحسینی صلوات اللہ علیہ بہ علاقجاتِ گلگت و ہونزہ در سالِ "شغف" ۱۳۸۰ھ گفتہ شدہ، و یک خاصیتِ ظاہرِ این قطعہ چنانکہ آغازِ ہر شعری ازین اشعار علی الترتیب از حرفی میشود کہ در عنوانِ "باب الکریم" است، و باب الکریم دروازۂ محرابی است از سنگہایِ تراشیدہ کہ فدائیانِ حیدرآباد (ہونزہ) آن را تعمیر کردہ اند، تا تشریف آوریِ مولانا حاضر امام ؑ را دران ناحیہ علامتی و یادگاری باشد، و اِشارۂ معنویِ آن بدان حکمت است کہ امامت بابِ نبوّت بودہ ہمچنانکہ از موضوعِ نظم ظاہر است۔

MONOGRAM

October 15th 1964.

My dear Spiritual Child,

I have received your letter of 16th September and I send you and all members of the H.R.H. Prince Karim Aga Khan Shaheen Volunteers of Hyderabad, Hunza my best loving blessings for the success of your newly formed Shaheen Volunteers Band.

I send best loving blessings for the success of the Hunza Cooperative Development Society.

Yours affectionately,

sd/- AGA KHAN

Ghulam Mohamed,
P.O. Karimabad. Hyderabad.
Hunza State.

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

MONOGRAM

April 23rd 1966.

My dear Honorary Captain,

I was happy to receive your letter dated 11th March and report of the services rendered by the H.R.H. Prince Aga Khan Shaheen Volunteer Group, and I send you all my warm congratulations with my best loving blessings.

Yours affectionately,

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

sd/- AGA KHAN

Hon. Capt. Ghulam Mohammed Hyderabadi,
P.O. Karimabad.
Hunza State.

MONOGRAM

18th September, 1966.

To,

Our Beloved Mowlana Hazar Imam
H.R.H. Prince Karim Aga Khan.

May it please your Royal Highness,

I have honour enough to submit a brief report about the performances of Ismailia Darul Hikmat Hyderabad Hunza State.

This institution is consisted of four sections

1) <u>Religious Education:</u> Throughout Hunza State there is not a single institution to impart religious education. Having felt this need we two honorary Waizeen have been lecturing on religion and social reforms for a period of more than six years. Moreover, we have been supplying religious and Farman books to our girls and boys students at Hyderabad, Hunza State.

2) <u>Female Education:</u> For the first time we had opened a girls primary school in 1960, which is running well on the contribution of a few social workers of Hyderabad. Last year, five students have passed their primary class, but they could not continue their further studies due to lack of further facilities. We had invited the President Ismailia Community, Central Asia and other hereditary religious chiefs to witness our school progress on the occasion of Imamat Day in 1965, but did not take any step for the progress of the school which resulted a hinderance in the growth of female education. This year, also four students have passed their primary class and I am trying to make their studies to be continued in Government Girls High School Gilgit, but the poor girls students need scholarships. In this connection, we have applied to the Chairman Managing Committee Gilgit for consideration.

Moreover, our school is in need of a well educated Ismailia lady teacher but not available in Hunza State. I met the President, Central Education Board for Pakistan, but he showed his unability to extend any help to our school.

3) <u>Publication:</u> The Secretary of Ismailia Darul Hikmat has published several religious and ginan books in Hunza language under the name of this Institution. We want to publish more Ismailia religious text books for our school, but due to shortage of funds and lack of any grant we are unable to do so.

Moreover, the Secretary, Mr. Nasiruddin the Ist. Poet and Scholar of Hunza has been translating the ground book of our well known philosopher and Hujat-Nasir Khusrow named Wajahuddin into Urdu which will be beneficial to our educated persons.

4) <u>Social Service:</u> We have a volunteers company named "H.R.H. PRINCE KARIM AGA KHAN SHAHEEN VOLUNTEERS" Hyderabad to perform social activities. The volunteers have been helping the helpless persons in the form of manual work. Moreover, all our religious functions are being performed under the good management of volunteers. The volunteers have a grand Pipe Band for amusement. Social service is continued in other walks of life too.

Hoping for kind blessings and instructions for our onward success.

Your Obedient spiritual Child.

sd/- M. GHULAM MOHAMMED

Address:
Village: Hyderabad,
Post Office: Karimabad,
HUNZA STATE,
GILGIT AGENCY (WEST PAKISTAN)

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

MONOGRAM

28th April, 1966.

My dear spiritual child,

During the last months I have been wondering what is the situation of the education of the young girls who are living in Hunza and generally in Central Asia. I would be most happy if you would send me your views on this matter and also obtain the views of the Managing Committee of the Gilgit Centre. Would you, for example, suggest the introduction of middle and secondary schools for girls in Hunza, Chitral and Central Asia?

I know that generally speaking in the above mentioned areas education for girls is not viewed with favour but we cannot allow such an attitude to remain and I would very much appreciate having your comments on this matter.

I understand also recently there has been created in Hunza a private institution called the Ismailia Dar-ul Hikma. Please would you be good enough to send me your views on this

institution and let me know whether it was created with your approval and sanction.

I look forward so much to seeing you, your Rani, your children and family very soon and I look forward with impatience to reading your good news.

I send my most affectionate paternal maternal loving blessings to all beloved spiritual children of Hunza and Central Asia.

Yours affectionately,

sd/- AGA KHAN.

H.H. the Mir of Hunza,
Mir Mohamed Jamal Khan H.P.,
Baltit,
Gilgit Agency,
Pakistan.

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

4th October, 1966

COPY

My dear spiritual Child,

I have received your letter of 18th September and I have read the report of Ismailia Darul Hikmat with much interest and pleasure.

I am very happy indeed with your good work and devoted services, and I give my most affectionate paternal maternal loving blessings to all the members of the Ismailia Darul Hikmat for their services.

Yours affectionately,

sd/- AGA KHAN.

Mr. M. Ghulam Mohammed,
Ismailia Darul Hikmat,
Hyderabad. Hunza State.

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

بابِ سوُم

گلگت میں اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کا قیام

ISWLS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

دیرینہ احسان کا شکریہ!

مشہور کہاوت ہے: " دیر آید درست آید " یعنی جو کام دیر میں (سہولت میں) ہوتا ہے وہ عمدہ اور درست ہوتا ہے، لیکن کسی نیک کام کے لئے غیر معمولی تاخیر بھی درست نہیں ہو سکتی، لہٰذا اب اس موقع پر یہ بندۂ خاکسار صمیمیتِ قلب سے ان تمام محسنین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے جو مختلف ممالک میں اس علمی خدمت کی نمائندگی کرتے آئے ہیں، ان نیکوکاروں میں سے بعض حضرات وہ ہیں، جنہوں نے ہونزہ کی جماعتی اور قومی خدمت میں مجھ سے بھرپور تعاون کیا، اور بعض مومنین و محسنین ایسے ہیں، جن کی پُرجوش اور ولولہ انگیز مدد کے بغیر گلگت مرکز میں ایک پائدار اور مُستقل علمی ادارے کا قیام ممکن ہی نہ تھا، کیونکہ اس مشکل زمانے میں ہر چھوٹی بڑی ترقّی کے راستے میں بڑی بڑی چٹانیں حائل تھیں۔

اگرچہ ذاتِ سبحان ہر قسم کی مدد سے بے نیاز اور پاک و برتر ہے، لیکن دینی کاموں میں جس مدد کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے، اس کی اہمیّت و افادیت اور قدر و منزلت کو عرشِ اعلیٰ تک بلند کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان

لائے ہو، اللہ کے مددگار بنو، جس طرح عیسیٰ ابنِ مریم نے حواریوں کو خطاب کر کے کہا تھا: "کون ہے اللہ کی طرف (بلانے میں) میرا مددگار؟" اور حواریوں نے جواب دیا تھا: "ہم ہیں اللہ کے مددگار (۶۱/۱۴)"۔

میں ایک بہت ہی عام اور بہت ہی حقیر آدمی کی حیثیت سے خود کو خوب جانتا ہوں کہ شروع سے لیکر اب تک میں کتنا کمزور چلا آیا ہوں، اور مجھے جان و دل سے اس بات کا اقرار و اعتراف بھی ہے کہ موجودہ مقام تک میری یہ ترقی اس لئے ممکن ہو سکی کہ اہلِ ایمان کے پاکیزہ دلوں کی دعاؤں سے حضرت امام علیہ السلام کی بابرکت ظاہری و باطنی دعا حاصل ہوئی، جس کی برکت سے نورِ امامت کے بہت سے پروانوں اور جانثار عاشقوں نے ہر طرح سے میری مدد فرمائی، لیکن میں بڑی عاجزی اور ناچاری سے عرض کرتا ہوں کہ ان سب کا نام بنام شکریہ ادا کرنا میرے لئے ممکن نہیں، کیونکہ مجھ پر جن محسنین نے احسانات کئے ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، اس لئے میں ان تمام حضرات کا اجتماعی شکریہ ادا کرتا ہوں، اور بڑی عاجزی سے یہ دعا ہے کہ رب العزّت ان سب نیک لوگوں کو دُنیا و آخرت میں کامیابی اور سر بلندی عطا فرمائے! آمین!!

مذکورہ معذرت خواہی کے باوجود بعض مثالی قسم کے

مجاہدین کا برملا تذکرہ ان کے اسمائے گرامی کے ساتھ ضروری ہے، جنہوں نے بڑے مشکل زمانے میں شمالی علاقوں کے تمام اسماعیلیوں کے لئے ایک منظّم علمی ادارے کی تاسیس کے سلسلے میں اس خاکسار اور کراچی مرکز سے بھرپور تعاون کیا ہے، جس کے نتیجے میں (الحمدللہ) آج یہاں امامِ زمان علیہ السلام کا ایک علمی لشکر معروفِ عمل ہے، پس حقیقت میں یہ بات ایک علمی سپاہی کی نہیں، بلکہ ادارۂ مقدّس و بابرکت اور لشکرِ حضراتِ واعظین ہی کا قصّہ ہے، اس اعتبار سے یہ ہمارا اخلاقی اور دینی فریضہ بنتا ہے کہ ہم حقائق سے چشم پوشی نہ کریں، بلکہ آئندہ نسل کے لئے جس اصل تاریخ کی ضرورت ہے، اس کے تناظر میں کچھ بیان کریں، تاہم میں مورّخ (تاریخ نویس) نہیں ہوں، اور یہ کام میرے لئے بہت مشکل ہے، یعنی میں بیباکی سے سب کچھ بیان نہیں کر سکتا ہوں، ہاں، بطریقِ حکمت ضروری باتیں کی جا سکتی ہیں۔

میری ایک پرانی ڈائری میں میرے اپنے یہ الفاظ درج ہیں: "یکم اپریل ۱۹۷۱ء تا غایتِ جولائی جماعتِ گلگت کے چند ترقی پسند حضرات نے ذاتی طور پر میرا خرچہ (مبلغ چار صد روپے ماہوار) برداشت کیا، پھر اسی بنا پر گلگت سینٹر میں دوبارہ میرا تقرّر بھی ہو گیا۔"

معزّز و محترم ایکس حوالدار باز گل صاحب کی اوّلین توصیف

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دینداری ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ اسی بنیادی خوبی سے بہت سی خوبیاں جنم لیتی ہیں، جس کی مثال جنابِ موصوف کی شخصیت ہے، اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ آپ خاندانی طور پر بڑے دانشمند ہیں، اندازِ گفتگو عاقلانہ، الفاظ شیریں و پُراثر، ہر بات میں ایمان، امامؑ کی محبت، اور علم دوستی کی خوشبو، دل ہمہ گیر خیر خواہی کا سرچشمہ، اور خود قائدانہ صلاحیتوں کے مالک، یہ ہیں جنابِ بازگل صاحب۔

المؤمن مِرآۃُ المؤمن (حدیث) ترجمہ: ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہوا کرتا ہے، اس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں اور انکی ایک مثال یہ کہ ایک مومن دوسرے مومن میں اپنی ایمانی خوبیوں کو دیکھ سکتا ہے، حکمت: حقیقی مومن امامِ زمان علیہ السلام ہی ہے، اور وہی مبارک و مقدس ہستی روحانیت، نورانیت اور عقلانیت کا آئینہ معجزنما ہے، پس ہر پیر و مومن کو چاہئے کہ وہ روحانی ترقی کرکے نورِ امامت کے آئینے میں اپنے چہرۂ روح کو دیکھے، تاکہ اس کو اپنے باطنی حسن و جمال کا علم ہو جائے، کیونکہ جب مومنین و مومنات کا نور ان کے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا، اس وقت وہ (جسمانی صورت پر ہوں گے (۵۷/۱۲، ۶۶/۸)۔

محترم و مکرم موکھی عرب خان صاحب ایک مثالی مومن ہیں، ان کا سارا خاندان بھی ایسا شریف ہے، کسی نیک بخت مومن کا

مولائے زمانؑ کی منظوری سے عملدار مقرر ہو جانا سب سے بڑی عزت کا باعث ہے، آپ کا دل تقویٰ کا مسکن، زبان یادِ الٰہی میں مصروف، آنکھوں میں شرم و حیا، چہرے پر حقیقی خوشی کی روشنی، گفتار و کردار میں ایمان کی حلاوت، شب خیزی اور ذکر و عبادت کی عادت، علم و حکمت کا شوق، عقل و دانش کا ذوق، گفتگو میں سنجیدگی اور ہوشمندی، یہ ہیں جناب موکھی عرب خان صاحب کے بعض اوصاف۔

جناب ایکس حوالدار باز گل صاحب کا تاریخی خط:۔

بخدمت جناب علامہ (نصیر) صاحب

یا علی مدد! بعد از آداب عرض ۔ آپ کے مشورے کے مطابق کچھ تحریر پیشِ خدمت ہے، اگرچہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں لکھا ہے، تاہم گذرے ہوئے حالات کو صحیح لکھنے کی کوشش کی ہے، البتہ ہر اس کام کو ترتیب نہیں دے سکے ہیں، کہ کون سا کام پہلے اور کون سا بعد میں، ان تمام ساتھیوں سے تصدیق بھی کروائی گئی جو اس کام میں شریک تھے۔

موجودہ تمام ممبران آپکی صحت کے لئے دعا گو ہیں اور خوشی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ قدم (ان شاء اللہ) ہماری حوصلہ افزائی کا باعث ہوگا، اور ہم نصیر صاحب کے ممنون ہوں گے۔ یا علی مدد! فقط خادم باز گل ٦/٦/٩٣

ایک عظیم کارنامہ

بسااوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ کوئی عظیم کارنامہ شروع شروع میں ایک عام اور معمولی کام کی حیثیت سے ہوا کرتا ہے، لیکن آگے چل کر عالیشان نتائج و ثمرات کی وجہ سے عظیم کارنامہ قرار پاتا ہے، اسی طرح گلگت مرکز میں ہماری نیک بخت جماعت اور اس کے بزرگوں نے ایسے بہت سے عظیم کارنامے انجام دیئے جو سب کے سب قابلِ ستائش ہیں، جو سب کے سامنے نمایاں ہیں اور یہ ترقی کسی سے پوشیدہ نہیں، تاہم ایک اور کارنامہ ہے، جو عظیم اور ہمہ رس ہے، اور اس کا تعلق بھی اسی مرکز اور اسی باسعادت جماعت سے ہے، لیکن وہ کارنامہ نظر نہیں آتا، کیونکہ وہ لطیف یعنی عقلی اور علمی ہے، اس سے وہ مجموعی علمی خدمت مراد ہے، جسے آج یہاں کے تمام واعظین حضرات انجام دے رہے ہیں، یہ عظیم کارنامہ اس وقت جتنا ضروری اور مفید ہے، اتنی اہمیت و افادیت اس کی بنیاد رکھنے میں پیشِ نظر تھی، ہر عمارت کا رسمی سنگِ بنیاد صرف ایک ہی ہوتا ہے، لیکن کتنی عجیب و غریب اور پُرحکمت بات ہے، اور کیا حُسنِ اتفاق

اور نیک شگون ہے کہ اس عظیم الشّان علمی عمارت کا آغاز چار سنگہائے بنیاد سے کیا گیا، اور وہ بڑے خوش نصیب فونڈیشن سٹونز یا احجارالاساس اس ترتیب سے ہیں:

جناب عالیجاہ شاہ ولی صاحب، نصیرالدین ہونزائی، جناب اعتمادی فداء علی ایثار صاحب، اور جناب عالیجاہ عزیز اللہ نجیب صاحب، آپ اگر چاہیں تو ایک اعتبار سے شروع شروع کے ان چار نیک بخت واعظین کو گلگت برانچ کی علمی تعمیر و ترقی کے عناصرِ اربع بھی کہہ سکتے ہیں، اور یہ حقیقت ہے۔ یہاں شاید آپ یہ سوال کریں گے کہ اس بابرکت اساس (بنیاد) کے مؤسّس کون سے حضرات ہیں؟ میں وہی تو عرض کر رہا ہوں، کہ یہ بڑا نیک کام صفِ اوّل کے چند ترقی پسند مومنین نے کیا تھا، جن کے اسمائے گرامی درج کرنے سے قبل اس منصوبے کا مختصر سا خاکہ پیش کریں گے۔

یہ سچ ہے اور اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ اگر گلگت میں اسماعیلیوں کی یکجائی کا کوئی مرکز نہ ہوتا تو واعظ و عالم کی ضرورت کا کوئی احساس ہی نہ ہوتا، یہ بات ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے ایک بہت بڑا بنگلہ بنایا ہو تو بہت ہی اچھی چیز ہے، لیکن اس کو ضروری فرنیچر اور ساز و سامان سے آراستہ بھی کرنا پڑتا ہے، چنانچہ بہت سے دیندار مومنین نے علم کی شدید ضرورت

کو محسوس کیا ہو گا ، تاہم شدید احساس کے علاوہ درست منصوبہ اور عمل کی سبقت جناب ایکس حوالدار باز گل صاحب کو نصیب ہوئی، اور جناب موکھی عرب خان صاحب بڑی خوشی سے ان کے ساتھ متفق ہوئے ، پھر ان دونوں نے جناب ایکس حوالدار امیر حیات صاحب کو بھی اس راز میں لیا ، جنہوں نے بسر و چشم اس خدمت کو قبول کر لیا ، اور اسی طرح انہوں نے کسی نام کے بغیر ایک تنظیم بنالی، جس کا ایک خاص کام یہ تھا کہ ہر ماہ حسب استطاعت و توفیق کچھ ذاتی چندہ جمع کرے ، تاکہ جن واعظین کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری لی گئی تھی ، ان کو ادارے سے تنخواہ ملنے تک خرچہ دیا جا سکے۔

ہم اس سلسلے میں محترم دوست ایکس حوالدار امیر حیات صاحب خان غندلوی کے ذکرِ جمیل کے بغیر آگے جانا نہیں چاہتے ہیں، یہ عالی ہمت مردِ مجاہد عجیب و غریب خوبیوں کے مالک ، با اعتماد، امام عالیمقام کے جانثار، وفاشعار ، قومی ترقی کے لئے مر مٹنے والے ، سچائی کے دلدادہ ، علم دوست ، اور دیندار ہیں ، ان کی قومی خدمات قابلِ تعریف ہیں ، آپ ہمیشہ ہر مشکل کام کے لئے تیار رہتے تھے ، ایسی بہترین خدمات کی بناء پر آپ کو گلگت ایریا کمیٹی کا اوّلین چیئرمین مقرر کیا گیا۔

ایک اہم تاریخی یادداشت

محترم ومکرم جناب ایکس حوالدار باز گل صاحب کی تحریر کچھ لفظی اصلاح کے ساتھ یہاں درج کی جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ سُرِمَنس می مہ اُنسے غیبے گُریک ڈُم دُماَئِس؟ ۔

اے خدائے بزرگ وبرتر! قوم کے ہر نیک کام کے لئے توفیق وتائید تجھ ہی سے حاصل ہو، کام کا ظاہری آغاز ہم سے ہو اور یہ تیرے دستِ غیب سے مکمل ہو جائے!

میرے پنشن آنے سے ایک سال قبل جناب عرب خان صاحب کے ساتھ اس بات پر اتفاق ہو گیا تھا کہ ہم دونوں مِل کر کاروبار کریں گے، لہٰذا میرے آنے تک کرائے کی کوئی دکان لی جائے، چنانچہ جب میں ماہِ اکتوبر ۱۹۶۶ء میں پنشن آیا تو عرب خان صاحب نے راجہ بازار گلگت میں ایک دکان لے رکھی تھی، پس ہم نے "ہمدرد جنرل سٹور" کے نام سے ایک مشترکہ تجارت کا آغاز کیا۔

جب میں فوجی ملازمت میں تھا، تو اس وقت میں نے ترقی کے گوناگون نمونے دیکھ لئے، اور اپنے علاقے کے علاوہ

باہر کی دنیا کو بھی دیکھ لیا، میرا خیال ہے کہ مجھ میں خوداعتمادی کی قوت پیدا ہوگئی، میں نے دیکھا تھا کہ گلگت مرکز میں ہمارے بزرگوں نے جماعت کے لئے ایک عالیشان جماعت خانہ بنایا ہے، جس کی شایانِ شان تعریف کے لئے منتخب الفاظ نہیں ہیں، اور اسی شان کے ساتھ شاہ کریم ہاسٹل وغیرہ ہے، تاہم میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا رہا کہ اب مزید ترقی کی خاطر گلگت میں دو خاص چیزوں کی سخت ضرورت تھی، ہاسٹل میں دنیوی درس و تدریس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بندوبست، اور جماعت خانہ میں موجودہ زمانے کے تقاضوں کے مطابق اعلیٰ علمی واعظ کا انتظام۔

میں نے پہلے ہی مذکورہ ضرورتوں کے بارے میں اپنی نوٹ بک میں نوٹ کرلیا تھا، جب مولا کے فضل وکرم سے ہمارا کاروبار سیٹ ہوگیا، تب ہم دونوں ساتھیوں نے بلاتاخیر مشورہ کیا اور کہا کہ بچوں کی دینی تعلیم کے لئے کیا ہوسکتا ہے، اور جماعت خانہ میں منقبت خوانی کی ترقی کس طرح ہو، اسی گفتگو میں عرب خان صاحب سے یہ پتا چلا کہ ایک ذی علم اور درویش صفت مومن ہے، جس کا پیارا نام شاہ ولی ہے، آپ کی جائے سکونت اوشی کھنداس ہے، آپ گلگت سکاؤٹس سے پنشن پر آئے ہوئے ہیں، شاہ ولی صاحب جب بھی جماعت خانہ میں

کوئی منقبت پڑھتے ہیں، تو وہ جماعت کے دل کی گہرائی میں اتر جاتی ہے۔

اب مجھے شاہ ولی صاحب سے ملاقات کرنے اور جماعت کو فائدہ دلانے کا زبردست شوق پیدا ہو گیا، میں نے اپنے دینی اور جانی دوست عرب خان صاحب سے گزارش کی کہ براہِ کرم شاہ ولی صاحب کو یہ پیغام بھیج دیجئے کہ آیا وہ یہاں تشریف لا سکتے ہیں، پیغام بھیجا گیا اور جنابِ موصوف بنفسِ نفیس تشریف لائے، اسی اثناء میں ہم نے یہ فیصلہ بھی کر لیا تھا کہ اب ہم دونوں چند دوسرے ساتھیوں کو بھی اپنے ساتھ ملائیں گے، اگر قبول کرتے ہیں تو بہت اچھی بات ہے، ورنہ ہم خود ذمہ دار ہیں، کیونکہ ہم نے کوئی بڑی میٹنگ منعقد نہیں کی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ بعض دفعہ اچھے اچھے منصوبے ابتدائی میٹنگ ہی میں اختلافات کا شکار ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔

جناب محترم شاہ ولی اللہ صاحب سے جماعتی خدمت اور ماہوار وظیفہ کے بارے میں گفت و شنید ہوئی، اور انہوں نے قبول فرمایا، یہاں یہ اندیشہ بھی تھا کہ اگر یہ نیک کام پوری جماعت کو معلوم ہو جائے تو ممکن ہے کہ بعض افراد کو پسند نہ آئے، اس لئے کوشش کی گئی کہ یہ علمی خدمت پوشیدہ طور پر انجام دی جائے، اور اس طریقِ کار کے بارے میں جناب شاہ ولی اللہ

صاحب سے بھی گذارش ہوئی ، چنانچہ موصوف جماعت خانہ میں قصیدہ پڑھتے تھے ، اور بچوں کو مذہبی تعلیم دیتے تھے ۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قوم کے ان عالی ہمت اور مجاہد صفت جوانوں کے اسمائے گرامی جنہوں نے آج سے ۲۲ سال قبل گلگت مرکز میں جماعت کے لئے ایک مضبوط علمی ادارہ قائم کیا

یہ اسماء بترتیبِ حروفِ تہجی درج ہیں

۱	الف	جناب امان اللہ (فوٹو گرافر) ابن حمید علی شاہ ابن عبدالحمید۔
۲	"	جناب امان اللہ (دوکاندار) ابن مراد شاہ ابن زین شاہ۔
۳	"	جناب امیر حیات (ایکس حوالدار) ابن فقیر شاہ ابن دولت شاہ۔
۴	"	جناب امیر الرحمان ابن مستجاب شاہ ابن عبداللہ۔
۵	ب	جناب باز گل (ایکس حوالدار) ابن امیر علی ابن ترنگفہ محمد حیات۔
۶	"	جناب بخت بیگ (عالیجاہ، سابق لوکل صدر گلگت) ابن خلیفہ نورِ حیات ابن ترنگفہ قلندر شاہ۔
۷	ح	جناب حمید اللہ خان ابن عبدالجبار خان ابن علی محمد۔
۸	د	جناب داد علی شاہ (سابق علاقائی صدر ہونزہ) ابن نیت شاہ ابن شعبان۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۹	د	جناب داد و خان (ایکس حوالدار) ابن غلام سرور ابن محمد مراد۔
۱۰	〃	جناب دینار خان (دوکاندار) ابن شکر اللہ بیگ ابن چوڑی۔
۱۱	ر	جناب رستم علی (سابق کامڑیا) ابن خلیفہ شاہ دل امان ابن خلیفہ نوجوان۔
۱۲	ش	جناب شیر اللہ بیگ (ایکس صوبیدار) ابن زرنگفہ بخت بیگ ابن خواجہ زرّین۔
۱۳	〃	جناب شیر ولی خان (وکیل) ابن حیات خان ابن مت خان۔
۱۴	ط	جناب طالب شاہ مرحوم (ہوٹل والا) ابن کلب علی ابن مبارک شاہ۔
۱۵	〃	جناب طاہر بیگ مرحوم (دوکاندار) ابن خلیفہ محمد سراج ابن غلام حسن۔
۱۶	ع	جناب عباد اللہ بیگ (دوکاندار) ابن مستان ابن امان اللہ (منو)۔
۱۷	〃	جناب عباد اللہ بیگ (ٹھیکیدار) ابن رجب شاہ ابن رمل خان۔
۱۸	〃	جناب عبد الغفار (ڈاکٹر) ابن دولت شاہ ابن زمین شاہ۔
۱۹	〃	جناب عرب خان (موکھی) ابن محمد خان ابن صمد خان۔
۲۰	〃	جناب علی شیر (ایکس صوبیدار) ابن خلیفہ جمعہ بیگ ابن

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

		خلیفہ ابوذرغفاری۔
۲۱	ع	جناب علی مدد (ایکس صوبیدار، ایس۔ جے، سابق علاقائی صدر گلگت، ا۔عی) ابن بیت شاہ ابن حسن۔
۲۲	〃	جناب علی مدد (دوکاندار) ابن علی غلام ابن ہمایون شاہ۔
۲۳	غ	جناب غلام رسول (خلیفہ) ابن ترنگفہ محمد حسن ابن حسن شاہ۔
۲۴	〃	جناب غلام رسول (ہوٹل والا) ابن شاہ علی ابن قلندر شاہ۔
۲۵	〃	جناب غلام محمد بیگ (سابق ریجنل صدر گلگت) ابن میرزا حسن ابن محمد امیر۔
۲۶	گ	جناب گلاب شاہ (ایکس حوالدار میجر) ابن سبیل خان ابن نادر شاہ۔
۲۷	ل	جناب لطفِ علی مرحوم (ہوٹل والا) ابن محمد شفیع ابن قلندر۔
۲۸	م	جناب محمد ایوب (دوکاندار) ابن خلیفہ محمد سراج ابن غلامِ حسن۔
۲۹	〃	جناب محمد ایوب (دوکاندار) ابن خلیفہ دلا امان ابن ترنگفہ خیر اللہ۔
۳۰	〃	جناب محمد سلیم (دوکاندار) ابن طیغون شاہ (کونسل) ابن نادر شاہ۔
۳۱	〃	جنابِ موسیٰ بیگ (پروفیسر) ابن لطفِ علی ابن محمد ظہیر۔

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۴۲	م	جناب مولاداد ابن اجابت شاہ ابن نجف شاہ۔
۴۳	″	جناب میر احمد خان (مستری) ابن علی حُرمت ابن حسن شاہ۔
۴۴	″	جناب میرزا امان (عالیجاہ) ابن مہربان شاہ ابن دادو محمد پیار۔
۴۵	ھ	جناب ہزارہ بیگ (دوکاندار) ابن عبدالقادر ابن علی مدد۔
۴۶	″	صاحبانِ "ہنزہ نیشنل گڈز ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ (قائم کردہ: ۱۹۶۹ء)"۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جناب باز گُل صاحب مزید لکھتے ہیں: ایک دن ہماری نیک بخت کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں ایک بڑے عالم سے گلگت جماعت کو علمی فیض پہنچانے کے بارے میں گفتگو ہوئی، اس میں دو عالم معروف اور پیشِ نظر تھے، جناب آخوند الفت شاہ صاحب جو فارسی کے اہلِ زبان اور عربی شناس تھے، لیکن اردو جیسی قومی زبان کی کمی تھی، اور علاّمہ نصیر تھے، جو حسبِ منشاء جماعت کی خدمت کر سکتے تھے، پس میں نے کمیٹی کے سامنے نصیر صاحب کی بھرپور سفارش کی اور تمام حاضرین نے کسی مخالفت کے بغیر مکمل حمایت و تائید کی۔

مجھ سے کہا گیا کہ براہِ کرم آپ ہونزہ جائیں اور اِس سلسلے میں علاّمہ نصیر سے درخواست کریں، چنانچہ میں نے دوسرے دن ہی ہونزہ کا سفر کیا، ہم اسے حسنِ اتفاق نہیں بلکہ مولائے پاک کا ایک معجزہ کہیں گے کہ میں جیسے ہی جیپ سے علی آباد کے اس مقام پر اُتر گیا جہاں ماضی میں پولو گراؤنڈ تھا، وہیں پر علاّمہ نصیر الدّین ہونزائی نمودار ہوئے، طوفانی خوشی کے عالم میں یہ خیال آیا کہ اب ان شاءاللہ ہمارا منصوبہ کامیاب ہو جائے گا، شوق سے ملاقات کرنے کے بعد دل نے کہا کہ فوراً عرض پیش کرو۔

نصیر صاحب سے عرض کی گئی: آپ گلگت آیئے تاکہ جماعت کی خدمت کر سکیں، علامہ موصوف کو یہ معلوم کرنا ضروری تھا کہ یہ دعوت کس کی جانب سے ہے؟ میں نے تمام حالات سے ان کو آگاہ

کرتے ہوئے کہا کہ چند قومی خدمتگار ہیں، انہوں نے مجھے بھیجا ہے اور وہ حضرات یہ کام "اپنی مدد آپ" کے اصول پر کرنے کا عزم صمیم رکھتے ہیں، ماسوائے "تائیدِ الٰہی کے اور کچھ نہیں چاہیئے۔

نصیر نے اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے کہا: ٹھیک ہے، آپ چلیں، میں ان شاء اللہ ایک دو دن میں گلگت پہنچ جاتا ہوں، لہذا میں (بازگل) دوسرے دن واپس گلگت آیا، اور ساتھیوں کو حقیقتِ حال سے آگاہ کیا، وہ شادمان ہو گئے، دو روز کے بعد خبر ملی کہ علامہ نصیر گلگت پہنچ گئے ہیں، تب فوراً ہی ہم نے میٹنگ کال کی، اور زیرِ بحث مسئلے پر خوب غور ہوا، اصل بات خرچہ پورا کرنے سے متعلق تھی، اس سے پہلے شاہ ولی اللہ صاحب کو اس تنظیم کی طرف سے ماہوار -/140 روپے کا وظیفہ مل رہا تھا، اب ہمارے ممبروں نے جو علم کے شیدائی ہیں مزید سختی کے ساتھ کمر ہمت باندھ لی، جس سے یہ مالی گنجائش پیدا ہوئی کہ جس سے ہماری کمیٹی علامہ نصیر کو ماہوار -/400 روپے دینے لگی۔

اس اہم فیصلے کے بعد میں اور جناب غلام رسول صاحب ابن ترنگفہ محمد حسن علامہ نصیر الدین کی خدمت میں حاضر ہو گئے، ان سے عرض کی، انہوں نے فرمایا کہ میں ان شاء اللہ خدمت کروں گا۔

منشاء تو یہی تھا کہ یہ ساری خدمت جماعت میں چرچا کے بغیر خاموشی سے ہو، لیکن کسی نہ کسی طرح اطراف میں

رفتہ رفتہ یہ خبر پھیل گئی ، اور شاید اسی میں بہتری تھی، چنانچہ وہ بڑا نیک دن ہمیشہ کے لئے یاد رہے گا جس میں دو اور زندہ خزانے ہماری دکان پر آگئے ، یعنی جناب فداء علی ایثار صاحب اور جناب عزیز اللہ نجیب صاحب ، اور اپنا تعارف کرایا کہ ہم جناب محمد دارا بیگ صاحب کے شاگرد ہیں ، ہمیں یہاں موقع عنایت کر دیں تاکہ ہم خود بھی کچھ سیکھ لیں اور سٹوڈنٹز کو بھی کچھ سکھا دیں گے ، اب باقاعدہ اجلاس کے لئے وقت نہ تھا ، اور ہاں یا نہیں میں ان کو جواب دینا بھی ضروری تھا ، لہٰذا میں نے خدا پر توکل کرتے ہوئے چند فدائیوں سے فرداً فرداً رائے طلب کرلی ، اور ان صاحبان کی درخواست قبول کی گئی ۔

چند دنوں کے بعد میمبر آف ہونزہ جو سپریم کونسل کے صدر تھے گلگت آئے اور جماعت خانہ میں ارکان کے ساتھ میٹنگ میں مصروف تھے اور جیسے ہی ہمیں معلوم ہوا تو فوراً اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے میر صاحب سے مطالبہ کیا کہ جنابِ عالی ! ان واعظین کے لئے جو وظائف ہم دے رہے ہیں ، وہ آپ براہِ کرم جماعتی ادارے سے دلوا دیجئے ، کیوں کہ آپ امام عالی مقامؑ کے نمائندہ ہیں اور آپ کو انتظامیہ امور میں اختیار حاصل ہے ، پس میر صاحب اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے راضی ہو گئے ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے بے نام ادارے کی

نیک نامی روز بروز مشہور ہو رہی تھی ، لہٰذا ایک دن جناب
الکیس صوبیدار صفی اللہ بیگ صاحب نے ہم سب کو میٹنگ کے
لئے بلالیا ، اور ایک نیک مشورہ پیش کیا ، وہ یہ کہ وقت کے
ساتھ ساتھ جماعت کا کام بھی بڑھ گیا ہے ، اس لئے اب ضرورتا
اس بات کی ہے کہ ہم اور آپ مل کر جماعت کا کام کریں گے ،
اب اس نیک کام سے کون انکار کر سکتا ، جب کہ خدمت
کرنے کی غرض سے ہم سب جاگ اٹھے تھے ، منظور کرتے ہوئے
ایک کمیٹی تشکیل دینے کے لئے غور کیا ، کافی غور و خوض کے بعد
" سیٹی کونسل " کے نام سے ایک ادارے کی منظوری کے لئے مولانا
حاضر امام علیہ السلام کے حضورِ اقدس میں درخواست بھیجی
گئی ، خوش بختی سے چند ایام کے اندر اندر مولائے پاک کی
بارگاہِ عالی سے اس ادارے کی منظوری اور دُعائے برکات
آئی ، جس سے ہم سب کی روح میں ایک تازہ بہار آگئی ۔

بابِ چہارم

کامیاب اور پُرثمر میٹنگیں

ISWLS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

راولپنڈی کی اہم میٹنگ

سپریم کونسل کی میٹنگ راولپنڈی میں منعقد ہونیوالی تھی، جس میں شرکت کے لئے ہم تمام نمائندے جو ہونزہ، گلگت، اور پولیٹیکل اضلاع سے آئے تھے، ۱۴راپریل ۱۹۷۲ء کو بذریعۂ ہوائی جہاز پنڈی پہنچ گئے، جناب غلام محمد بیگ صاحب (مرحوم) بھی تھے، ہمارے چترال کے نمائندے ہم سے پہلے آچکے تھے، ۱۵، ۱۶ کو ہم نے ہونزہ گلگت، اور چترال کے نمائندوں پر مشتمل غیر رسمی میٹنگ کی، جس کا مقصد ان تمام نمائندوں کے آپس میں تبادلۂ خیالات کرنا تھا تاکہ میٹنگ کی تیاری ہو سکے۔

اسی اثناء میں یہ بات سننے میں آئی کہ میٹنگ جائنٹ نہیں بلکہ سپریم کونسل ہی سے تعلق رکھتی ہے، لہٰذا جو جماعت کے وقتی نمائندے ہیں، وہ اس اجلاس میں شامل تو ہو سکتے ہیں، لیکن اظہارِ رای اور ووٹ کی اجازت نہ ہوگی، پس اس بات سے ہمیں بڑا دُکھ ہوا، اور ہم میں سے چند حضرات عالیہ کونسل کے صدر میر محمّد جمال خان صاحب کے پاس گئے، اور کہا کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ ہم یہاں محض تماشائی بننے کے لئے نہیں آئے ہیں، اس پر صدر صاحب نے ازراہِ مہربانی فرمایا کہ یہ سپریم کونسل اور جماعت کے دیگر نمائندوں پر مشتمل

جائنٹ میٹنگ ہے۔

۱۷؍ اپریل ۱۹۷۲ء کو عالیہ کونسل کا اجلاس بوقتِ گیارہ بجے شروع ہوا، جس میں ہر شخص نے جماعت کی بھلائی کے بارے میں اظہارِ خیال کیا، اور تنہا یہ حقیر بندہ تھا، جس نے روحانی تعلیم کی ضرورت و اہمیت پر ایک منظم مقالہ لکھ کر پرنٹ کروا لیا تھا، اور جس کی کاپیاں تقسیم کی گئیں اور مقالہ پڑھا گیا، میرا خیال ہے کہ سب کو پسند آیا، اور کیپٹن وزیر امیر علی نے اسے بہت پسند کیا، پھر بالاتفاق یہ طے ہوا کہ میں مطلوبہ روحانی تعلیم سے متعلق ہدایات اور پروگرام حاصل کرنے کے لئے کراچی مرکز جاؤں، وہ کامیاب مقالہ من وعن درج ذیل ہے:-

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

وہ مقالہ جو وسطی ایشیا۔ ہونزہ، گلگت اور چترال کے اسماعیلی نمائندوں اور عالیہ کونسل کے ممبران کی میٹنگ منعقدہ ۱۸/۴/۷۲ میں پڑھا گیا

جنابِ صدرِ عالیقدر و معزّز نمائندگان !

یا علی مدد !

مجھے اسماعیلی جماعت کے جس ادارے نے جس ضروری کام کے لئے اس عالیشان اجلاس میں شرکت کرنے کا موقع بخشا ہے۔ اس کی طرف سے یہ میرا ایک واجبی اور لازمی فرض ہے، کہ میں ادارہ مشارٌ الیہ کے اُس مطالبے کے اغراض و مقاصد کی کچھ وضاحت کروں، جو ایک مختصر گوشوارے کی صورت میں اسماعیلیہ علاقائی کونسل گلگت کو پیش کیا گیا ہے۔

آپ سب حضرات کسی اختلاف کے بغیر اس بات کے قائل ہیں، اور یہ ہم سب کے لئے ایک یقینی امر ہے، کہ مولانا حاضر امام کے پاک و مقدّس فرامین کے مطابق ہمیں نہ صرف یہی کہ مادّی طور پر ترقی کرنا لازمی ہے، بلکہ ساتھ ہی ساتھ روحانی طریق پر بھی آگے بڑھنا ازبس ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اہم ترین کام ایک ایسی اعلیٰ درجے کی روحانی تعلیم کے بغیر ناممکن ہے جس کا طریقِ کار باضابطہ

IIS LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اور منظم ہو۔

اب یہ سوال ہمارے سامنے آتا ہے، کہ اس درجے کی دینی اور روحانی تعلیم سے مختلف علاقوں کی جماعتوں کو کن کن اصولوں اور طریقوں سے مستفیض و بہرہ مند کیا جاسکتا ہے، اس سوال کا تسلی بخش جواب بھی اسماعیلی مذہب کی تعلیمات میں موجود ہے، چنانچہ مولانا علی علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ کلّموا النّاس علیٰ قدرِ عقولہم۔ یعنی تم لوگوں سے ان کی عقل کے موافق بات چیت کر لیا کرو، نیز اس سوال کا جواب ہمارے نامور پیروں کے اصولِ دعوت اور طریقِ تبلیغ میں بھی موجود ہے، جیساکہ ہمارے عظیم المرتبت حضرت پیر صدرالدینؒ اور آپ کے بعد والے نامور پیروں نے ہندوستان کے جس خطے میں بھی تبلیغ و دعوت کی ہے، وہاں ان حضرات نے لوگوں کی جائز اور مناسب رسومات و عادات کو پیشِ نظر رکھ کر انہی چیزوں کی موزونیت و مناسبت کے مطابق اسماعیلی دعوت کی ہے، کیونکہ ان بزرگوں کی نظر میں سب سے زیادہ مؤثر دعوت صرف اسی صورت میں ہوسکتی تھی، پس معلوم ہوا کہ اسماعیلی مذہب میں ہمیشہ سے ایسی بہت سی خوبیاں موجود ہیں، کہ جن کی بدولت زمان و مکان کے تقاضوں کو پورا کیا جاسکتا ہے۔

بالکل اسی طرح دوسری طرف سے حضرت پیر ناصر خسرو ق س نے بھی ہندوستان کے پیروں سے بہت پہلے لوگوں کے ماحول

اور زمان ومکان کی کیفیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دعوت کی تھی، یاد رہے کہ حضرت پیر ناصر خسرو نے جن جن ملکوں اور علاقوں میں دعوت کی تھی، وہاں سب کا سب اسلامی ماحول تھا، چنانچہ اگر آپ چاہیں تو اس حقیقت کا مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ پیر ناصر خسرو نے اپنے طریقِ دعوت اور تمام تعلیمات میں قرآن وحدیث اور اماموں کے اقوال کی روشنی میں کیسے کیسے محکم دلائل سے اسماعیلی مذہب کی حقانیت ثابت کر دی ہے، اور آجتک ان تمام ملکوں اور علاقوں کے اسماعیلیوں میں، جن کے آباواجداد نے پیر ناصر خسرو کی دعوت قبول کی تھی، امام شناسی اور دین شناسی کا وہی تعلیماتی اصول کارفرما اور مؤثر ہے، جسے موصوف پیر نے قائم کیا تھا۔

پیر ناصر کی تعلیمات سے ہمیں نہ صرف قرآن وحدیث کے اسماعیلی حقائق ومعارف کا انکشاف ہوتا ہے بلکہ ان میں اس پاک مذہب کے متعلق فلسفہ اور منطق جیسے ظاہری علوم کے ایسے عاقلانہ دلائل بھی موجود ہیں، کہ کوئی دانشمند ہزارہا کوششوں کے باوجود بھی ان کی تردید نہیں کر سکتا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے مقدس عقیدہ کے بارے میں اعتراضات وسوالات خواہ کوئی مسلمان اٹھائے یا کوئی غیر مسلم، ان سب کے لئے مسکت جوابات حکیم ناصر خسرو کی تعلیمات سے مل سکتے ہیں، کیونکہ جس طرح مسلمان قرآن وحدیث کے بغیر کوئی مذہبی بات سننا گوارا ہی نہیں کرتے، اسی طرح

غیر مسلم دانشور فلسفہ اور منطق کے بغیر نظریات کے مباحثوں اور مناظروں کو مضحکہ خیز قرار دیتے ہیں۔

زمانۂ قدیم میں مذہب اور عقیدہ کی بابت لوگوں کی سادہ لوحی اور بھولاپن کا یہ عالم تھا، کہ اگر ایک آدمی کسی پتھر یا کسی درخت کو خدا کا مظہر قرار دیتا، تو دوسرے بہت سے آدمی کسی تحقیق و تدقیق کے بغیر پتھر یا درخت کی پرستش کرنے لگتے تھے مگر اب ایسا نہیں ہے، وہ زمانہ کبھی کا گذر چکا ہے، موجودہ وقت ہر قسم کی ریسرچ (تحقیق) کا زمانہ ہے، جس میں انسان نہ صرف سائنسی طور پر مادی اشیاء کا تجزیہ و تحقیق کر رہا ہے، بلکہ وہ عقلی طور پر مذہبی عقائد و رسومات کا بھی تبصرہ و تنقید کرنے لگا ہے، پس اگر ہم ایسی حالت میں اپنے بچوں کو باضابطہ روحانی تعلیم کے ذریعہ پاک اسماعیلی مذہب کی بے مثال خوبیوں سے آشنا نہ کریں، تو یہ ہماری ایک ایسی غفلت ہوگی جس کا نتیجہ کسی نہ کسی وقت ہماری نئی نسل کی گمراہی کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔

اگر ہم حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ اور مولانا حاضر امام علیہما السلام کے تمام مقدس فرامین کو سامنے رکھ کر دیکھیں، تو ان میں جگہ جگہ مذہبی اور روحانی تعلیم کی اہمیت ظاہر ہوگی، اس کے علاوہ دینی تعلیم کی ضرورت اس امر سے بھی واضح ہو سکتی ہے، کہ امام عالی مقام نے پاکستان، ہندوستان اور افریقہ جیسے

ملکوں کے اسماعیلی مرکزوں میں وسیع پیمانے پر دینی تعلیم اور وعظ و نصیحت کے لئے کتنے بڑے بڑے ادارے قائم کئے ہیں اوران کے مصارف کے واسطے کتنے گرانقدر عطیات دے رہے ہیں۔

آپ کو یہ حقیقت روشن ہے، کہ ہمارے علاقہ جات کراچی کے اسماعیلی مرکز سے کتنے دور اور دینی ترقی میں کس قدر پسماندہ ہیں۔ آپ حضرات سے یہ امرِ واقع بھی ہرگز پوشیدہ نہیں، کہ ہمارا علاقہ ملک چین کی سرحدوں سے ملا ہوا ہے، اور ملک روس کی سرحد تک فضائی راستہ تقریباً پانچ میل ہے، اورآپ اس صورتحال سے بھی بخوبی واقف و آگاہ ہیں، کہ مذکورہ دونوں عظیم ممالک نے کہ جن کی دنیاوی ترقی و برتری کا چرچا عالمگیر ہو چکا ہے، مادی ترقی کے سبب سے دین اور عقیدہ کو خیرباد کہا ہے اور یہ ایک فطری امر ہے، کہ ایک غریب و نادار شخص اپنے امیر ہمسائے کے قول و فعل کی نقل و تقلید کرنے کا خواہاں ہوتا ہے، کیونکہ نادان غریب، جس کو دین کی حکمتوں کی خبر نہ ہو، تنگدستی اور مفلسی کے نتیجے پر اپنی ہر بات اور ہر کام سے بیزار ہوکر امیر کی ہر بات اور ہر کام کو عقیدت و محبت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے، ہر چند کہ امیر غریب سے زبانی طور پر یہ نہیں کہتا کہ تم میری عادتوں کو اپنا لینا۔

مذکورہ بالا بیان کا مقصد و منشاء اس کے سوا کچھ بھی نہیں، کہ اس وقت چترال، گلگت اور ہونزہ جیسے پس ماندہ علاقہ جات کے اسماعیلیوں کے لئے بڑی سختی کے ساتھ روحانی تعلیم کی ضرورت درپیش ہے۔ اور وہ اس حد تک ضروری ہے کہ اگر خدانخواستہ اس کارِ خیر میں کسی سبب سے تاخیر ہوئی تو آپ اس بات پر یقین کیجئے، کہ پھر آگے چل کر لاکھوں روپے کے صرف کرنے سے بھی اس بگڑے ہوئے کام کی درستی و اصلاح نہ ہو سکے گی، لہٰذا متعلقہ پسماندہ جماعتوں کی زبانِ حال اور زبانِ قال سے عرض ہے کہ اب بھی اصل وقت سے کچھ باقی ہے جس میں یقیناً آپ حضرات ان جماعتوں کی دینی اور روحانی محافظت کے لئے کوئی تعلیمی بندوبست کر سکتے ہیں۔

پس امید ہے کہ آپ تمام حضرات، جو اس اعلیٰ سطح کی میٹنگ میں شرکت فرما ہیں، ہمارے اس جائز و مناسب بلکہ ضروری مطالبے کی تائید کرتے ہوئے اپنی قیمتی سفارشات کے ساتھ مولانا حاضر امام کے حضورِ اقدس میں پیش کریں گے، تاکہ آپ کے بہت سے دینی بھائی اس مذہبی تعلیم کے نتیجے میں اپنے پاک عقائد کی خود حفاظت و نگہبانی کر سکیں۔ اور آپ کو اس عظیم احسان کے عوض میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیک اور مخلصانہ دعائیں دیتے رہیں۔

فقط

نصیر الدین نصیر ہونزائی نمائندۂ مکتبۂ ناصری
اسماعیلی مرکز گلگت۔ مورخہ ۸/۴/۷۲

کراچی کی اہم میٹنگ

۱۷، ۱۸، اپریل ۱۹۷۲ء میں راولپنڈی کانفرنس ختم ہوگئی، ۲۰ر اپریل کو میں کراچی روانہ ہوا ...... میں کراچی میں تھا کہ یکایک وزیر امیر علی صاحب نے مجھے ایک مخصوص میٹنگ کے لئے کال کیا، یہ تاریخ ماہِ مئی کی یکم تھی، اور مقام جوبلی انشورنس کی بلڈنگ میں اسٹیٹ آفس تھا، اس میٹنگ میں ہم صرف تین اشخاص تھے: جناب وزیر امیر علی صاحب، جناب فقیر محمد صاحب ہونزائی، اور یہ بندہ (نصیر الدین) یہ میٹنگ ہماری پنڈی والی کانفرنس کے اس مقالے سے متعلق تھی، جس میں پُر زور الفاظ میں روحانی تعلیم کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

ہماری دوسری میٹنگ ۱۲ر مئی ۱۹۷۲ء کو بمقامِ باغیچہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن میں ہوئی، اب اس میں جناب کیپٹن وزیر امیر علی صاحب کے علاوہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ جناب وزیر غلام حیدر بندہ علی صاحب بھی تھے، مگر اس میں جناب فقیر محمد صاحب ہونزائی حاضر نہ ہو سکے تھے۔

تیسری میٹنگ ۱۶ر مئی کے لئے مقرر ہوئی، مگر بعد میں تاریخ

تبدیل کر کے ۲۳ر مئی کو رکھی گئی ، اور ۲۳ میں بھی نہ ہو سکی ، بلکہ ۲۴ کو یہ میٹنگ پریذیڈنٹ کے دفتر میں منعقد ہوئی ، اس دفعہ بہت کچھ گفتگو کے بعد یہ طے ہو گیا کہ نصیر الدّین اسماعیلیہ الیسوسی ایشن کی جانب سے گلگت وغیرہ میں کام کریں گے ، اس میٹنگ میں ، یہ اشخاص تھے : جناب وزیر امیر علی صاحب ، جناب وزیر غلام حیدر صاحب صدر ، جناب راعی قاسم علی صاحب ، جناب فقیر محمد صاحب ، سونزائی ، اور یہ حقیر بندہ ، محترم فقیر محمد صاحب ہونزائی شروع ہی سے مشفق و مہربان رہے ہیں۔

جب مجھ سے فرمایا گیا کہ آپ الیسوسی ایشن کی طرف سے گلگت میں علمی کام کریں گے ، تو میں نے قبول کیا ، اور یہ تجویز بھی ہوئی کہ اب آپ وہاں برانچ قائم کریں گے ، میں نے کہا : ان شاء اللہ میں یہ خدمت کروں گا ، اسی کے ساتھ دل میں ایک اچھا خیال آیا کہ اب موقع ہے اپنے ساتھیوں کے لئے کوئی نیک بات کرو ، چنانچہ عرض کیا کہ برانچ کا کام میں اکیلا کیسے کروں گا ، وزیر امیر علی صاحب نے پوچھا : آپ کس کو ساتھ لینا چاہتے ہیں ؟ میں نے کہا : فدا علی ایثار صاحب اور عزیز اللہ نجیب صاحب کو نیز شاہ ولی صاحب کو ، انہوں نے مقدم الذکر دونوں صاحبان کے لئے فوراً منظور کیا ، اور دونوں عزیز انہی دنوں میں کراچی تشریف لائے ، اور ہم نے ان کو یہ خوشخبری سنائی ، تو وہ شادمان ہو گئے۔

باب پنجم

جشنِ افتتاح

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

جشنِ افتتاح

آپ یقیناً ایک ترقی پسند اسماعیلی کی حیثیت سے یہ بشارت سُن کر مسرت و شادمانی محسوس کریں گے، اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان کراچی نے مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۷۲؁ء سے اپنی ایک شاخ گِلگت میں بھی قائم کر دی ہے، جوکہ "اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان، شاخِ گِلگت" کہلاتی ہے، اور اس میں ایک خوش منظر اور شاندار لائبریری بھی قائم کی گئی ہے، جس کا نام "ایچ۔ آر۔ ایچ دی آغا خان اسماعیلیہ مرکزی لائبریری گِلگت" رکھا گیا ہے، اُس میں ہر ضروری موضوع سے متعلق گرانمایہ کتابیں سجائی جا رہی ہیں۔

چنانچہ مذکورہ ایسوسی ایشن اور اس کی لائبریری کی عظیم الشان افتتاحی تقریب مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۷۳؁ء کو اسماعیلی مرکز گِلگت میں منائی گئی، جس کی صدارت عالیجناب نواب جعفر خان صاحب صدر اسماعیلیہ ریجنل کونسل گِلگت نے کی، اِس پُر رونق اور مسرت انگیز جشن کے موقع پر علماء، فضلا اور مقررین حضرات نے جس دلکش انداز سے وعظ و نصیحت اور علم و حکمت

کے تابناک جواہر پارے بکھیرے، اس سے حاضرینِ مجلس بیحد مسرور و محظوظ ہو ہو کر جھوم رہے تھے۔

ان تمام منظوم و منثور علمی باتوں کا قلمی احاطہ نہیں ہو سکتا، اس لئے ایک نظم بطورِ نمونہ درج کی گئی ہے جو "مرکزِ علوم" کے عنوان سے لائبریری کی تعریف و توصیف میں ہے، جو علاّمہ نصیر الدّین نصیر ہونزائی نے اس پُرشکوہ اجتماع میں انتہائی جوش و خروش اور آہنگ و ترنّم سے پڑھی تھی۔

مرکزِ علوم

(لائبریری)

قائم ہوا بفضلِ خدا مرکزِ علوم
راہِ عمل کی شمعِ ہُدا مرکزِ علوم

تھا نورِ مصطفٰیؐ و علیؑ مایۂ عقول
جب اس جہان میں کوئی نہ تھا مرکزِ علوم

اس نور سے جہان میں ہُوا علم کا ظہور
پھر رفتہ رفتہ بن کے رہا مرکزِ علوم

توضیحِ رازِ علمِ سماوی فروغِ دینِ
میراثِ پاک آلِ عبا مرکزِ علوم

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

شاہنشہِ علوم و حکم ہے کریمؑ دہر
الحق اسی نے ہم کو دیا مرکزِ علوم
روشن ہو دہر علمِ امامت سے دن بدن
یاں اس لئے ہوا ہے بنا مرکزِ علوم
آثارِ علمِ ناصرِ خسروؒ تلاش کر
ہاں اس لئے ہوا ہے بپا مرکزِ علوم
ناصرؒ کے علمِ دین سے دنیا بدل گئی
وہ تھا قرین نورِ خدا مرکزِ علوم
اس در سے آ کہ حکمتِ ناصرؒ تجھے ملے
کوئی نہیں ہے اس کے سوا مرکزِ علوم
سرچشمۂ حیاتِ دوامی ہے علمِ دین
یعنی یہی ہے آبِ بقا مرکزِ علوم
علم و ہنر سے کوئی نہیں بے نیاز اب
مرجع برائے شاہ و گدا مرکزِ علوم
مانا کہ مرضِ جہل ہے دنیا میں بدترین
اس مرض کی یہی ہے دوا مرکزِ علوم
جس منزلِ مراد پہ ہے نورِ کبریا
اس راہ کا ہے راہنما مرکزِ علوم

ہے باعثِ سعادتِ دنیا و آخرت
اللہ کا ہے جود و عطا مرکزِ علوم

مانا کہ علم دولتِ پائندہ ہے مگر
آتا نہیں ہے علم بلا مرکزِ علوم

کرتا ہو کوئی علمِ حقیقت کی جستجو
تو اس کو روز روز دکھا مرکزِ علوم

علم و ادب کا گنجِ گراں مایہ مل گیا
اس وقت سے کہ ہم کو ملا مرکزِ علوم

آنکھیں ہوئی ہیں خیرہ فروغِ علوم سے
جب سے ہوا ہے جلوہ نما مرکزِ علوم

قائم کیا ہے قوم نے امیدِ خیر میں
یارب رہے ہمیشہ بجا مرکزِ علوم

مردِ حکیم کا ہے یہی قولِ مختصر
گنجینۂ گہر ہے سدا مرکزِ علوم

دیکھا نصیرؔ زار ہوا علم کا چراغ
زینت فزائے ارض و سما مرکزِ علوم

(مورخہ ۱۸ ر فروری ۱۹۷۳ء)

لائبریری کی رُکنیّت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لائبریری اسکول کی طرح ایک (علمی) ادارہ ہے جہاں زیادہ سنجیدہ قسم کا لٹریچر متعارف کرانا چاہیئے، اور اسماعیلیوں، خاص کر نوجوانوں میں سنجیدہ اسماعیلی تاریخ اور اسماعیلی فلسفے کے مطالعہ کی دلچسپی پیدا کی جائے۔

(حاضر امام کا فرمان مبارک۔ کمپالا ۲۷، اکتوبر ۱۹۵۷ء)

گنجینۂ علم و حکمت

جس طرح اس مادی دنیا میں لعل و گوہر اور نقرہ و زر کے خزانوں کے بغیر "دنیاوی اور مادی ترقی ناممکن ہے"، اسی طرح شعوری عالم میں عقل و دانش اور علم و حکمت کے گنجینوں کے بغیر دینی اور روحانی ترقی محال ہے، اور ان دونوں باتوں

میں یہ مماثلت و مشابہت بھی پائی جاتی ہے، کہ مادّی دولت کا سرمایہ یعنی لعل و زر وغیرہ اعلیٰ قسم کے پہاڑوں کے سینوں سے نکال کر خزانہ کر لیا جاتا ہے اور شعوری دولت کا سرمایہ یعنی علم و ادب اعلیٰ درجے کے انسانوں کے سینوں سے حاصل آکر گنجینہ بن جاتا ہے۔

عقل و دانش کے گران قدر جواہر اور علم و ادب کے بیش بہا موتیوں کا خزانہ پُرمغز کتابوں کی صورت میں موجود ہوتا ہے، اور ہمارے زمانے میں کتابوں کے اِس انمول خزانے کا نام لائبریری (LIBRARY) مشہور ہے، لائبریری کے معنی کتب خانہ یا کتاب گھر ہیں، ہم اس ذخیرۂ کتب یا گنجینۂ کتب بھی کہہ سکتے ہیں۔

الحمدللہ علیٰ احسانہٖ، کہ گلگت اسماعیلی مرکز کی نیک نام جماعت کی گرانقدر مالی قربانیوں اور اس کے ہوشمند کارکنوں کے حسنِ عمل کے نتیجے پر آج ہمارے سامنے نہ صرف "ایچ۔ آر۔ ایچ دی آغاخان، اسماعیلیہ سنٹرل لائبریری"۔ کی ایک خوبصورت اور دلکش عمارت موجود ہے، بلکہ اس میں دنیائے علم و ادب کی بلند پایہ اور مفید ترین کتابوں کا ایک ذخیرہ بھی مہیا ہونے لگا ہے، اور اس سلسلے میں سب سے بڑی خوشی کی بات تو یہ ہے، کہ گذشتہ سال اس لائبریری کی ترقی اور کامیابی کی غرض سے مولانا حاضر امام صلوات اللہ علیہ کے حضورِ اقدس میں جو ایک حقیر

سی مہمانی مرسول ہوئی تھی، اس کے جواب میں مولائے پاک کے حضورِ پُرنور سے دعائے فیوض و برکات کا مبارک و مقدّس رقیمہ عنایت ہوا ہے، جو کہ یہاں کی نامدار مقامی کونسل کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

لائبریری کی اہمیت و افادیت

جاننا چاہیئے کہ دنیائے علم و حکمت کے نامور علمائے و حکمائے نے اپنی گران مایہ عمر کے عوض میں جو کچھ حاصل کر لیا تھا، وہ سب بصورتِ کتب لائبریری سے دستیاب ہو سکتا ہے، لہٰذا ایک مکمل اور وسیع پیمانے کی لائبریری نہ صرف عصرِ حاضر میں علم و حکمت کے خزانے کا درجہ رکھتی ہے، بلکہ یہ زمانۂ قدیم میں بھی علم و ادب کا چشمۂ زائندہ رہی ہے، بنا برین لائبریری ایک ایسی بے پایان و وسیع و عریض معلوماتی دنیا ہے، کہ جس کی وسعتوں میں یہ جسمانی کائنات شش جہات ذرۂ بے مقدار کی طرح گم گشتہ اور غائب ہے، پس معلوم ہوا، کہ لائبریری کی اس علمی دنیا کی روشنی میں بار ہا آنکھ کھولے بغیر کوئی عام انسان نظامِ علم پر نہ کچھ دیکھ سکتا ہے اور نہ کچھ دکھا سکتا ہے، چنانچہ ایک عام طالب علم سے لیکر ایک خاص ریسرچ سکالر تک جتنے بھی علمی درجات ہیں وہ سب کے سب لازماً لائبریری کے محتاج ہوتے

ہیں، اور اس کے سوا ان کا کوئی علمی اور تحقیقی کام پایۂ تکمیل پر نہیں پہنچ سکتا۔

لائبریری کی خدمات میں حصّہ

جب لائبریری کی اہمیت وافادیت سے آپ خوب واقف وآگاہ ہوگئے، تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں لائبریری کی خدمات میں حصہ لینے کا ذوق وشوق موجزن ہوا ہوگا، اگر واقعاً ایسا ہی ہے، تو آئیے! ہم آپ کو اس مقدس خدمت کا ایک منظم طریق کار پیش کرتے ہیں، تاکہ اس سے آپ اپنی مالی حیثیت کے مطابق خوشی اور آسانی سے جماعت کی ایک ہمہ رس علمی خدمت میں شرکت کرسکیں، وہ طریق کار حسب ذیل ہے:-

۱-	سرپرست	اعلیٰ کا عطیہ	۱۰۰۰
۲-	"	درجۂ اوّل "	۵۰۰
۳-	"	دوم "	۴۰۰
۴-	"	سوم "	۳۰۰
۵-	لائف ممبر	اوّل "	۲۵۰
۶-	" "	دوم "	۱۵۰
۷-	" "	سوم "	۱۰۰

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اس علمی خدمت کے فوائد

ویسے تو اس علمی خدمت کے بے شمار فائدے اور لاتعداد ثمرے ہیں، جو دنیا میں بھی اور عقبیٰ میں بھی حاصل ہونے والے ہیں، لیکن ان کے بالتفصیل بیان کے لئے یہاں گنجائش نہیں ہو سکتی، اس لئے ان فوائد کی ایک چھوٹی سی ظاہری مثال پر اکتفاء کیا جاتا ہے، کہ مالی قربانی پیش کر کے مذکورہ بالا درجات حاصل کرنے والے حضرات کے اسمائے گرامی اوّل تو لائبریری کے اندر خاص قسم کے تختوں پر درجہ وار لکھے جائیں گے، اس کے بعد کسی خاص موقع پر لائبریری کی طرف سے شائع ہونے والے کسی کتابچے یا رسالے میں بھی یہ اسماء مرقوم ہوں گے، علاوہ براں لائبریری کی خاص خاص تقریبات میں شرکت کے لئے ان معزز حضرات کو دعوت بھی دی جائے گی، نیز اگر یہ امر ممکن ہوا، تو حصولِ دُعائے فیوض و برکات کی غرض سے ان صاحبان کے اسمائے گرامی کی فہرست کسی مناسب ذریعے سے مولانا حاضر امام علیہ السلام (روحی فدا) کے حضورِ اقدس میں بھی پیش کی جائے گی۔

ان تمام ظاہری خطابات و اعزازات کا مقصدِ اعلیٰ یہ ہے، کہ مذہبی اور جماعتی خدمات کی باقاعدگی سے حوصلہ افزائی اور نیک کاموں کی تشویق و ترغیب ہو جائے۔

درجات کا داخلہ | مذکورہ بالا درجات کا داخلہ مورخہ ۱۸ ر فروری ۱۹۷۳ء سے شروع ہوا ہے جب کہ "اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان، شاخ گلگت" اور اس کی مذکورہ لائبریری کی افتتاحی تقریب منائی جا رہی تھی، اور اب یہ داخلہ جاری ہے۔

اس کارِ خیر میں کوئی بھی اسماعیلی فرد یا کوئی بھی اسماعیلی جماعت یا ادارہ کسی علاقائی استثنائ کے بغیر حصہ لے سکتا ہے، اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مرد و زن، صغیر و کبیر، برنا و پیر، گذشتہ و زندہ اور فرد و ادارہ سب کے سب ابدی نجات و ثواب کے محتاج ہیں، لہٰذا جس کے حق میں اس دور رس علمی کام کا ثواب مطلوب ہو، اس کا نام اس سلسلے میں لکھایا جا سکتا ہے۔

مقررہ رقومات کی بجائے کار آمد اور مفید کتابیں بھی لائبریری میں لی جا سکتی ہیں، اور فرنیچر وغیرہ بھی۔

اس کارِ خیر میں آپ کی شمولیت و شرکت کا متمنی اور دعا گو

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی
انچارج: اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان، برانچ گلگت۔
۱۸ ر فروری ۱۹۷۳ء

دعوت نامۂ رکنیت

از دفتر

اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان

شاخ گلگت

مورخہ ....

جناب محترم امین الدین صاحب!

یا علی مدد! ہم "اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان، شاخ گلگت" اور اس سے ملحق "ایچ۔آر۔ایچ پرنس آغا خان اسماعیلیہ سنٹرل لائبریری" کی جانب سے آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ آپ نے امام حیّ و حاضر کی دین پرور اور علم گستر ہدایات کے مطابق مبلغ ڈھائی سو (250) روپوں کی عظیم مالی قربانی پیش کر کے مذکورہ لائبریری کے لائف ممبر بننے کا بلند درجہ حاصل کرلیا ہے، دعا ہے کہ پروردگار عالم آپ کو دنیا و آخرت کی حقیقی کامیابی عنایت فرمائے! آمین یا ربّ العالمین!!

آپ کو اس امرِ واقع میں کوئی شک و شبہ نہ ہو کہ آپ کی یہ عظیم مالی قربانی ایک تاریخ ساز کارنامہ سے متعلق ہے، کیونکہ اس قسم کے عطیات کی فراہمی سے اسماعیلیہ ایسوسی ایشن اور اس کی لائبریری کے ایک مضبوط اور ہمہ رس علمی مرکز کی حیثیت

سے قائم ہونے میں بڑی حد تک مدد مل سکتی ہے، لہٰذا ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ نیک عمل کی تشویق و ترغیب اور احسان شناسی و قدردانی کی غرض سے آپ کا اسمِ گرامی نہ صرف لائبریری کے بورڈ پر مرقوم ہوگا، بلکہ ہر اُس اہم کتابچہ، نمبر وغیرہ میں بھی ثبت ہوگا جو وقتاً فوقتاً لائبریری کی طرف سے شائع ہونیوالا ہے تاکہ آپ جیسے جماعت کے محسن اور خیر خواہوں کا نامِ نامی ہمیشہ کے لئے زندہ رہے اور آنے والی نسلوں کو آپ کے اس کارنامے سے قومی خدمت کا سبق حاصل ہو۔ لہٰذا آپ کو، آپ کے جملہ خاندان کو اور پوری جماعت کو ایسی علمی و جماعتی خدمات اور کارناموں پر فخر ہونا چاہیئے۔

چونکہ مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۷۳ء کو بروز اتوار بوقت ایک بجے (دوپہر) اسماعیلیہ ایسوسی ایشن ہٰذا اور اس کی لائبریری کی افتتاحی تقریب منائی جارہی ہے، اس لئے آپ سے گذارش ہے کہ مقررہ وقت پر تشریف لاکر اس دینی اور علمی جشن کو کامیاب بنانے میں معاونت فرمائیں شکریہ!

فقط آپ کا علمی خادم

علامہ نصیر الدّین نصیر ہونزائی

انچارج، اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان،

شاخ گلگت

دو ماہ کورس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان، گلگت ایریا کمیٹی

تصدیق کی جاتی ہے کہ مسمی ________ ولد ________
ساکن موضع ________ تحصیل ________
ضلع ________ نے میری نگرانی میں آر۔جی۔سی کا مختصر مگر جامع دو ماہ کورس منعقدہ بمقام شاہ کریم الحسینی ہاسٹل کونوداس گلگت ازیکم ماہ جولائی تا غایت ماہِ اگست ۱۹۷۵ء مکمل کرلیا ہے۔ جس میں، میں نے اور گلگت اسماعیلی مرکز کے سینیئر واعظین نے لیکچرز اور تحریری درس کی صورت میں مندرجہ ذیل ۳۸۰ موضوعات کی تعلیم دی ہے: قرآنی حکمت کے ۶۲ مضامین۔ احادیثِ شریف کے ۵۲۔ کلامِ مولا یعنی مولانا مرتضیٰ علی علیہ السلام کے مبارک اقوال کے ۲۰۔ فقہی مسائل کے ۱۵۔ اسماعیلی تواریخ کے ۱۴۔ اسماعیلی دعا کے ۱۲۔ بچوں کی دینی تربیت کے ۱۰۔ حسن قرأت کے ۱۰۔ ضروری ضروری جنرل مضامین ۱۷۵۔ کل مضامین ۳۸۰ تھے۔

حاملِ سند ہٰذا اِس کورس کی تکمیل کے امتحان میں ________ کامیاب ہوا ہے۔

علامہ نصیر الدّین نصیر ہونزائی
آنریری انچارج ٹیچنگ اینڈ پریچنگ ڈیپارٹمنٹ

ISW
LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

بابِ ششم

مذہبی رسومات کی بیمثال خدمت

ISW LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

ایک اجتماعی خدمت جو بیمثال ہے

حضرت حکیم پیر ناصرِ خسرو قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہ نے بحکم امامِ برحق علیہ السّلام جس پُرحکمت نہج پر اسماعیلی دعوت کا آغاز کیا، اور جس شان سے علم وحکمت سے مملو کتابیں تصنیف کی گئیں، اور جیسے آپ کے باکرامت شاگرد یعنی پیر، داعی، معلّم وغیرہ پیدا ہوئے، ان تمام وسائل وذرائع کی برکت سے اسماعیلی دعوت کا دائرہ بڑا وسیع ہوگیا، اور شروع سے لے کر آجتک تقریباً ایک ہزار سال کے اس عظیم دور میں کروڑوں نفوسِ انسانی اس مبارک راستے پر چل کر عرفانِ حق کے مختلف مراتب پر فائز ہوگئے۔

آپ جانتے ہیں کہ اگرچہ بُنیادی اہمیت دعوت اور قبولیّت کی ہے، تاہم یہ کام محدود وقت میں مکمل ہو جاتا ہے، جبکہ اِس مقدّس دعوت (یعنی مذہب) کی حفاظت اور خدمت ہمیشہ کے لئے ضروری ہے، چنانچہ ہمارے پاک عقائد کی حفاظت اور چھوٹی بڑی خدمات کی ذمہ داری خلیفوں نے قبول کرلی، اور یہ خُلفاء حضرات ہمارے عظیم پیروں کے جانشین اور نمائندے تھے اور ہیں، اگرچہ اہلِ تصوّف کے وہاں خلیفہ ایسے شخص کا نام ہوتا ہے، جو کسی مُرشد کا براہِ راست جانشین ہوتا ہے، لیکن ہمارے یہاں خلیفہ (جانشین) کی اصطلاح

پیر بزرگوار کی نسبت سے مقرر ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ جہاں سے جہاں تک پیر ناصر کی دعوت کی دنیا ہے اس میں یقیناً خلیفوں کی اجتماعی خدمات بے مثال ہیں، ہمیں عدل والصاف سے سوچنا اور دیکھنا چاہیئے کہ ہماری مذہبی رسومات اس کثرت سے ہیں کہ خلیفہ صاحب کو ہمہ وقت ان میں مصروف رہنا پڑتا ہے، خوشی اور غمی کی کوئی ایسی رسم نہیں، جس میں خلیفہ کی ضرورت نہ ہو، ایک طرف فرائض ومسائل کا بارِگران اور دوسری جانب کم علمی کا دُکھ، ضروری کتابوں کا فقدان، استادِ کامل کی عدم موجودگی، مدارس فلک بوس پہاڑوں کے پیچھے اور تلاشِ علم کی تمام تر راہوں میں طرح طرح کی رکاوٹیں، ان شدید مشکلات کا احساس صرف خلیفہ صاحب کو ہوتا رہتا تھا۔

ہم اپنی معلومات کی آسانی کی خاطر ہونزہ کی مثال پیش کرتے ہیں کہ شروع میں جب یہاں اسلام نہ تھا تو علم بھی نہ تھا، جس وقت بلتستان سے اسلام کی روشنی یہاں آئی تو اسی کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم بھی آنے لگی، جب پیرانِ بدخشان کے توسط سے ہونزہ میں اسماعیلیت مقبول ہونے لگی تو اسی وقت سے اسماعیلی علم کی طرف توجہ دی جانے لگی، کچھ علم یاغستان، گلگت، اور نگر سے بھی حاصل کیا گیا، تاہم ان تمام کوششوں کے باوجود کوئی پائدار مدرسہ یا علمی مرکز قائم نہ ہو سکا، اور جو حضرات کسی حد تک کامیاب ہوئے تھے، ان کی کوئی پُراز معلومات اور مفید تحریر آج قوم کے ہاتھ میں نہیں ہے،

مگر جماعت میں صرف ایک ہی مقدّس چیز ایسی ہے، جو شروع سے اب تک برابر جاری وساری ہے، اور وہ خلیفوں کی اجتماعی خدمت ہے۔

کسی عالمِ بے عمل کے ذخیرۂ علمی سے خلیفۂ باعمل کا قلیل علم بدرجہا بہتر ہے، کیونکہ وہ شب وروز جماعتِ باسعادت کی ہرگونہ خدمات انجام دیتا ہے، اور خدمات بھی ایسی جو بیحد ضروری ہیں، جب کوئی نیک بخت خلیفہ مقدّس رسومات کی ادائیگی میں جماعت کے لئے دلکشی پیدا کرتا ہے، تو اس کے نتیجے میں مومنین ومومنات کے قلوب میں رِقت ونرمی کے بعد مولائے پاک کا دریائے محبت موجزن ہونے لگتا ہے، اور یہ بہت بڑی سعادت ہے، کیونکہ اہلِ بیت علیہم السّلام کی محبّت خدا کی محبّت ہے، جس میں دین کے سارے اوصاف وکمالات خود بخود جمع ہو جاتے ہیں۔

جس زمانے میں مریضوں کے علاج کے لئے کوئی ڈاکٹر یا طبیب نہیں ملتا تھا، اس وقت خلیفہ کبھی دم دعا کرتا، کبھی قرآنِ پاک میں سے کچھ پڑھتا، کبھی تعویذ گنڈے سے تسلّی دیتا، اور کبھی طشتِ آب پلا دیتا، غرض یہ بھی جماعت کی ایک اہم خدمت تھی۔

سب سے مشکل ترین خدمات موت کی رسومات کی ادائیگی میں ہیں، چنانچہ اس حلقۂ دعوت کی رسم شروع ہی سے یہی چلی آئی ہے کہ جب کسی بیمار میں مرجانے کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں، اس

وقت فوراً کوئی آدمی جاکر خلیفہ صاحب کو اطلاع دیتا ہے، جگہ دور ہو یا نزدیک، وقت دن کا ہو یا رات کا، ہر حالت میں خلیفہ وفات پانے والے کے پاس جاتا ہے، اور نزع (جان کُندنی) سے متعلق جو اسلامی آداب ہیں، ان کو بلا کم و کاست بجالاتا ہے، متوفی کے متعلقین کو ہر بار صبر اور شکر کی نصیحت کرتا ہے، غسلِ میّت کی نگرانی اور کفن دوزی بھی اسی کے ذمہ ہے، وقفہ وقفہ سے قرآن خوانی، دعا، اور سورۂ فاتحہ کا سلسلہ تو روزِ ہفتم تک جاری رہتا ہے، خلیفہ صاحب خواہ کہن سال کیوں نہ ہو وہ جنازے کے پیچھے پیچھے پیدل چلتا جاتا ہے، وہ اور اس کے ساتھی بہ آوازِ بلند محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درودِ شریف پڑھتے جاتے ہیں، تا آنکہ تہہ قبر یا قبرستان آتی ہے، نمازِ جنازہ وہاں یا اس سے پہلے کسی مناسب مقام پر پڑھی جاتی ہے، اکثر دفعہ جناب خلیفہ خود ہی میّت کو قبر میں اتار دیتا ہے، پھر قبر کو حسبِ معمول ڈھانپ دینے کے بعد قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی جاتی ہے، پھر خصوصی تسبیح پڑھنے کے لئے جماعت خانہ جانا ضروری ہے، بعد ازاں خلیفہ بلا تاخیر اسی گھر کی طرف جاتا ہے جہاں موت واقع ہوئی ہے۔

اس گھر کے افراد اور آئے ہوئے رشتہ دار محترم خلیفہ کے انتظار میں ہوتے ہیں، خلیفہ آکر مخصوص سورہ کی تلاوت کرتا ہے،

بعض خلفاء روزِ ہفتم تک قرآنِ پاک کو شروع سے لیکر آخر تک پڑھ لیتے ہیں، جبکہ بعض کچھ حصّے کو پڑھتے ہیں، اور ایسے گھر میں صبح سے لیکر شام تک خلیفہ کی حاضری ضروری ہے تاکہ ہر بار آئے ہوئے لوگوں کی طرف سے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کرتا رہے، اور یہ سلسلہ ساتویں دن تک جاری رہتا ہے،

روزِ سُوم متوفّی کی قبر کی لپائی (کہگل) کا کام ہوتا ہے، اور گھر میں رسمِ "چراغِ روشن" کے لئے تیاری ہوتی ہے، جس میں چند دعائیں پڑھی جاتی ہیں، شام کو جماعت خانہ سے فارغ ہو جانے کے بعد چراغِ روشن کا مقدّس عمل شروع ہو جاتا ہے، اہل دانش کی نظر میں یہ روایت باکرامت اور پُرحکمت ہے، اور حکیم پیر ناصرِ خسروؒ کے حلقۂ دعوت میں یہ ایک بڑی پُرکشش رسم ہے، کیونکہ اس میں ظاہری و باطنی بہت سی خوبیاں جمع ہیں، پس ان تمام مومنین و مومنات کی بہت بڑی نیک بختی ہے، جو دینی رسومات کو زبردست اہمیّت دیتے ہیں اور ان کی حکمتوں کو سمجھتے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک ہی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاکیزہ قول وفعل میں قرآنِ حکیم کی ٹھوس عملی تفسیر و تاویل موجود ہے، یہاں یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ تفسیر مثل ہوتی ہے اور تاویل ممثول، چنانچہ رسولِ اکرمؐ نے بحکمِ خداؑ "چراغِ روشن"

اہلِ حقیقت کے لئے رائج کر دیا، جس کی تفسیر و تاویل میں تمام آیاتِ نور کی واضح نمائندگی ہے، کیونکہ قرآنِ پاک میں نورِ مطلق کی تشبیہ و تمثیل گھر کے چراغ سے دی گئی ہے (۲۴/۳۵) اور وہ خدائی نور یقیناً اللہ کے مظہر میں ہے، جس کا سب سے روشن ثبوت نُورٌ علیٰ نور ہے، یعنی ایک مظہر کے بعد دوسرا مظہر (ایک امام کے بعد دوسرا امام) پس چراغِ روشن سب سے روشن ترین آیت کی عملی تاویل ہے، اور وہ آیۂ مصباح (اَللّٰہُ نُورُ السمٰوٰتِ .... ۲۴/۳۵) ہے، لہٰذا اس بابرکت رسم میں پاک دین کے مرکزی خزانے کی تاویلی کلید رکھی ہوئی ہے۔

الغرض خلیفہ صاحبان دعوتِ بقاء اور دعوتِ فناء میں تقدس و احترام کے ساتھ چراغ نامہ (کتاب) پڑھتے ہیں، اور چراغِ روشن کے پاکیزہ عمل کو اس کے تمام اجزاء و آداب کے ساتھ انجام دیتے ہیں، جس میں باسعادت اور راسخ العقیدت مومنین و مومنات کے لئے بے شمار باطنی اور روحانی فائدے ہیں۔

جماعت کا عقیدۂ راسخ گویا ایک ثمردار درخت ہے، جس کی جڑیں مذہبی رسومات میں مضبوط ہو چکی ہیں، اس لئے ان مقدس رسومات و روایات کی حفاظت و نگہداشت بیحد ضروری ہے، پس حکمت و دانائی اسی میں ہے کہ آپ نہ تو رسومات میں بے جا اضافے کریں اور نہ ہی کسی اہم رسم کو ختم کریں۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

ہر چند کہ دین کا مقصدِ اعلیٰ علم و معرفت ہی ہے، لیکن جب تک عقیدۂ راسخ نہ ہو تو یہ عظیم مقصد کبھی حاصل نہیں ہو سکتا، آپ قرآن پاک میں غور سے دیکھیں کہ بعض عام اور معمولی چیزیں اللہ تعالیٰ کے منشاء اور حکم سے خاص اور قابلِ حرمت قرار پاتی ہیں، اس کی مثال قربانی کے اونٹوں اور گایوں سے لی جا سکتی ہے، سورۂ حج (۲۲/۳۶) میں دیکھیں، پھر بُدُن کی تحقیق کریں تو اس میں قربانی کے اونٹوں اور گایوں کا ذکر ہے، جو شعائر اللہ یعنی خدا کی نشانیوں میں سے ہیں، پس عقل و دانش اسی میں ہے، کہ ہم تمام اسماعیلیوں کی مذہبی رسومات کو عقائد کی بنیاد قرار دیتے ہوئے قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔

آج ہمارے سامنے مذہبی رسومات کی زبردست اہمیت و افادیت سے متعلق تاجیکستان کی ایک روشن مثال موجود ہے کہ اگر کمونسٹ دور میں وہاں کوئی عظیم پیر یا کوئی بڑا عالم موجود ہوتا اور وہ اعلیٰ سطح پر دین کا کام کرنے کی کوشش کرتا تو وہ نہ کامیاب ہو سکتا اور نہ وہاں ٹھہر سکتا، لیکن خلیفوں کے بارے میں کسی غیر کو گمان تک نہ ہو سکا کہ مذہب کی جڑوں کو یہی لوگ مضبوط کر رہے ہیں، دف، رباب، قصیدہ خوانی، اور دیگر مذہبی رسومات کو کلچر (ثقافت) سمجھا ہوگا، حالانکہ یہی چیزیں مذہب کی جان ہوا کرتی ہیں، کیونکہ اسی کی بدولت روس اور چین جیسے کمونسٹ ملکوں میں بھی اسماعیلی مذہب زندہ اور عقیدۂ امامت سے وابستہ ہے، الحمدُللہِ۔

معروف اخوند رستم علی

یہ ایک روشن حقیقت ہے اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ ملک و ملت کا دفاع کبھی شمشیر سے کیا جاتا ہے، کبھی قلم سے، اور کبھی دونوں طاقتوں سے، قدیم ہونزہ میں خاندانِ محسن علی (محسناٹنگ) کا کردار دونوں میدان میں قابلِ تعریف رہا ہے، چنانچہ دولت علی ابنِ محسن میدانِ شمشیر کا بڑا بہادر تھا، اور آخوند رستم علی میدانِ قلم میں منفرد، لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ان کی انمول تحریریں نہیں ملتیں۔

اس خاندانِ محترم کا شجرۂ نسب یہ ہے: بجل خان ← رستم خان ← ممو ← مغل خان ← دُودو ← محسن ← دولت علی ← رستم علی ← علی گوہر، جس کے تین بیٹے تھے: سگِ علی، علی جوہر، اور گوہر حیات، میں ان تینوں بزرگوں کو اچھی طرح سے جانتا ہوں، میں فی الوقت ارباب و خلیفہ سگِ علی کے فرزندانِ ارجمند کا مختصر تذکرہ کرنا چاہتا ہوں، سب سے پہلے ان کے فرزندِ اکبر فتح علی خان (مرحوم و مغفور) کی بات ہو، جو عظیم اور نامور تھے، آپ میرے حق میں سچ مچ علی کی فتح ثابت ہو گئے، اور مجھے اس فتح و فیروزی سے جو کچھ حاصل ہوا، اس کا

بیان احاطۂ تحریر سے باہر اور بالاتر ہے، انہی روحانی معجزات کی وجہ سے نہ صرف محنا ٹک اور مسگار سے محبت ہونے لگی، بلکہ علاقۂ گوجال بھی بہت ہی عزیز ہوگیا۔

منشی غلام محمد خان (مرحوم) کے ساتھ میری برادری اور دوستی بہت ہی مضبوط ہوگئی تھی، اور اب بھی ان شاء اللہ وہی محبت اس خاندان کے ہر فرد سے ہے، کیونکہ ان عزیزوں میں چینی ترکستان، بدخشان، گوجال وغیرہ کے پُرکشش آداب پائے جاتے ہیں، اگر میں یہاں موصوف منشی کے بڑے صاحبزادے کا نام نہ لوں تو ناشکری ہوگی، عزیزم میر احمد خان کی بات ہے، آپ ہر لحاظ سے میری روح کے پیارے ہیں۔

برادر برابر بجانم قربان علی خان کو میں اپنا ایک دانشمند مشیر سمجھتا ہوں، انہوں نے کبھی مجھے کسی اہم کام میں اکیلا نہیں چھوڑا، ہر بار میرے دکھوں میں ان کو دکھ ہوا، میری ہر کامیابی سے وہ شادمان ہوگئے، خدا کا شکر ہے کہ آپ پورے علاقے کی معزز شخصیت ہیں، اور گورنمنٹ کے معتمد بھی۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ھونزائی
کراچی

جمعرات ۳ ر صفر المظفّر ۱۴۱۵ھ - ۱۴ ر جولائی ۱۹۹۴ء

شجرۂ نسب پسرانِ خلیفہ طیہان شاہ ساکنِ موضعِ حیدر آباد۔ ہونزہ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

قدیم قبیلہ بُروشُک ہرآئی جو بعد میں جدِّ اعلیٰ صفر کے نام سے منسوب ہو کر صفر ہرآئی کہلایا ، ہرآئی قدیم بروشسکی میں خاندان کو کہتے ہیں ، چنانچہ صفر/سفر سے خواجہ برگل سے خواجہ بہرام شاہ سے خواجہ شاہ رؤف سے خواجہ بہرام شاہ ثانی (جس کے دو بیٹے تھے : فقراء شاہ ، خودراہ شاہ) خودراہ شاہ سے محمّد شاہ اوّل سے محمّد طلاء سے محمّد بُدبِل (جس کے دو بیٹے تھے : محمّد شاہِ ثانی ، مولاشاہ ، یہ گوجال چلا گیا) محمّد شاہِ ثانی سے علی بیگ سے محمّد شاہ سوم سے خلیفہ محمّد عطاء اللہ المعروف خلیفہ طیبو سے خلیفہ طیہان شاہ ، ان کو خداوند قدوس نے پانچ بیٹے دیئے : خلیفہ/ موکھی / ماسٹر جان محمّد (مرحوم) ، جنہوں نے اپنی ساری زندگی پیاری جماعت اور پیارے مولا کی مقدّس خدمت میں صرف کر دی ، سیّد جان جو بڑے دیندار شخص ہیں ، خلیفہ/ موکھی/ بوذر غفّار (المعروف شمیم الدین) صفِ اوّل کے خلیفہ ، عابد ، درویش ، عالم اور پاک مولا کے عاشق ہیں ، آپ الواعظ بھی رہے ہیں ۔

خلیفہ طیہان شاہ (مرحوم) کا چوتھا فرزندِ ارجمند ریٹائرڈ صوبیدار علی داد خان ہیں، کتابِ گلہائے بہشت کے صفحہ ۲۷ پر بعنوانِ " ایک پیارا سا تعارف" آپ کا ذکرِ جمیل موجود ہے میرے نزدیک وہ بہت ہی عمدہ اور شایانِ شان تذکرہ ہے، ایسا لگتا ہے کہ عزیزم صوبیدار علی داد میری باطنی کھیتی کا ایک حصّہ ہو چکے ہیں، تاکہ بڑے شوق سے علم کا کام کریں۔

خلیفہ موصوف کے فرزندِ پنجم عزیزم بلبل جان ہیں، ان کی قومی اور جماعتی خدمات کا قصّہ خاصہ طویل ہے، ممکن ہے کہ وہ کسی اور موقع پر شائع ہو جائے، میرے بہت ہی عزیز جسمانی و روحانی بھائی بلبل جان بہت پہلے ہی سے میرے ساتھ علمی خدمت میں شریک رہے ہیں، میں ان سے گذارش کرتا ہوں کہ اس سلسلے کی تمام باتیں حصّۂ تاریخ کے طور پر لکھ کر رکھیں، بلبل جان سچ مچ میری جان ہیں، روحانی علم عجیب سچائی کی نعمت ہے کہ میں نے بلبل جان کو اپنی جان کہا، یہ حقیقت ہے، کیونکہ جو جس کو چاہتا ہے وہ اس کی روح میں آجاتا ہے، جبکہ ایک میں سب کے لئے گنجائش ہوتی ہے، اگرچہ ہونے تو سب ہیں، لیکن توجّہ اور چاہت کی بات ہے۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی
8/7/94
کراچی

خلیفہ عافیت شاہ اور ان کے بیٹے

میرے محترم چچا خلیفہ عافیت شاہ ابنِ خلیفہ محمد رفیع ابنِ ترنگفہ فولاد بیگ بڑے نیک، متقی، اور درویش صفت انسان تھے، وہ قرآن حکیم، دین، ایمان، اور امامِ عالیمقام کے شیدائیوں میں سے تھے، ان کو کتاب اور علم سے شدید محبت تھی، آپ جہاں بھی ہوتے وہاں علم یا نصیحت کی کوئی بات کرتے، آپ بار بار آغا عبدالصمد شاہ صاحب کی نصائح کا حوالہ دیا کرتے۔

خلیفہ عافیت شاہ کو خداوند تعالیٰ نے چھ نیک بیٹے عطا کر دیئے، بہت بڑی سعادت ہے کہ وہ سب با اخلاق اور ایمانی ہیں، ان کی سب سے بڑی خوشی علم و عبادت میں ہے، وہ شروع ہی سے نہ صرف خانۂ حکمت میں شامل رہے ہیں، بلکہ سرگرم ارکان کی حیثیت سے کام بھی کر رہے ہیں، ہم ان کے احسان مند اور شکر گزار ہیں۔

۱ : برادرم تولد شاہ اُن جفاکش ہونزوکُٹز میں سے ہیں، جنہوں نے بڑے مشکل زمانے میں پرائمری پاس کر لی، اور مرتضیٰ آباد ڈی۔جے سکول میں اس وقت ماسٹر مقرر ہوئے جب کہ تقریباً پندرہ روپے کی تنخواہ ملا کرتی تھی، ساتھ ہی

ساتھ خلیفہ کے فرائض بھی انجام دیتے تھے ، پھر جماعت کے موکھی بھی ہو گئے ، اسی طرح ان کی زندگی کا بیشتر حصّہ جماعتی خدمت میں صرف ہو گیا ۔

۲ : نائب شاہ نورِ امامت کے عاشق اور جماعت خانہ کے شیدائی ہیں ، ذکر کا ان پر زبردست اثر ہوتا ہے، منقبت بڑے شوق سے پڑھتے ہیں ۔

۳ : سیّد علی (مرحوم) کی بہت بڑی نیک بختی تھی کہ اُنہوں نے چند سال تک مرکزی جماعت خانۂ گلگت کی مقدّس مجاوری کی، ہر ایسی خدمت جس میں بندۂ مومن کو مظاہرۂ عاجزی کا زرّین موقع مل جائے حقیقی خدمت ہے ۔

۴ : برادرِ عزیزم نیاز علی بہت ایماندار اور پرہیزگار شخص ہیں ، آپ نے اپنی جماعت میں ایک عرصے تک بحیثیتِ موکھی کام کیا ، اور بطورِ خلیفہ اب بھی کام کر رہے ہیں ، خلیفہ نیاز علی کے لئے سب سے بڑی شادمانی ذکر و عبادت اور علم و حکمت میں ہے ۔

۵ : سابق کامڈیا فدا علی بھی اسی ایمانی خاندان کا ایک فرد ہیں ، ان کی روحانی خوشی جماعت خانہ کی حاضری میں ہے ، آپ دینی کتابوں سے بہت شادمان ہو جاتے ہیں ، حقیقی علم کے قدردان اور شکرگزار ہیں ، اور

انہی چند کلمات میں جملہ خوبیاں آجاتی ہیں۔

۶ : ریٹائرڈ صوبیدار یوسف علی خانۂ حکمت برانچ گلگت کے نائب صدر رہ چکے ہیں، الحمدللہ، اس خاندان کے تمام افراد صفِ اوّل کے مومنین میں سے ہیں، دینداری، مولائے پاک کی محبت، علم دوستی، فرض شناسی، فرمان برداری اور دیگر بہت سے انسانی اور ایمانی اوصاف سے آراستہ ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
کراچی

اتوار ۲۹ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ ۱۰ جولائی ۱۹۹۴ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

خلیفہ فرمان علی

عزیزم خلیفہ فرمان علی مقامی الواعظ برائے سکردو جماعت خانہ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے:
فرمان علی بن خلیفہ ذوالنّون بن خلیفہ رحمت (المعروف ملنگ جان) بن طیغون شاہ۔

فرمان علی صاحب ابتداً شیر قلعہ پونیال یں خلیفہ اور موکھی کے مقدّس فرائض انجام دیتے تھے، اور ساتھ ہی ساتھ ڈی۔ جے گرلز سکول کی تعلیمی خدمت بھی ان کے سپُرد تھی، خوش بختی سے فروری ۱۹۷۵ء میں سکردو جماعت کے لئے خلیفہ اور مقامی الوعظ مقرر ہو گئے، اور مکتب دینیہ میں گائیڈ کی خدمات بھی انجام دیتے رہے، نیز نامدار لوکل کونسل برائے سکردو کا ممبر بھی ہو گئے، مزید برآن ہیلتھ بورڈ اور ثالثی و مصالحتی بورڈ کے رکن کی حیثیت سے بھی کام کر رہے ہیں۔

ہیں نے مختلف ممالک اور بہت سے مقامات میں لوگوں پر ذکرِ جلی یا مناجات کے عجائب وغرائب گذرتے ہوئے دیکھا ہے، اگر ان تمام معجزہ جیسے واقعات کو

قلمبند کر لیا جائے تو یہ بڑا طویل قصّہ ہو گا، آیئے نہ دُور جاتے ہیں اور نہ طوالت کو لیتے ہیں، صرف فرمان علی یا محبّت شاہ سے پوچھتے ہیں کہ آج سے بہت پہلے قربان علی خان صاحب کے گھر میں جو روحانی مجلس ہوئی تھی، اس میں ان پر رباب اور عاشقانہ مناجات کا اتنا زبردست اثر کیوں ہوا؟ وہ عشقِ مولا کی شرابِ طہور سے ایسے مست و مدہوش ہو گئے کہ اسکی کوئی مثال نہیں ملتی، مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ دورِ روحانیت کا ایک معجزہ تھا، جس میں پُونیال کی پیاری جماعت بصورتِ فرمان علی و محبّت شاہ ہمارے سامنے وجد میں آگئی تھی، الحمدللہِ ربِّ العالمین۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
کراچی

جمعرات ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء

بابِ ہفتم

یادِ رفتگان

نامِ نیکِ رفتگان ضائع مکن
تا بماند نامِ نیکت برقرار

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for awakened humanity

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

چیف موکھی محمد دارا بیگ

اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم دین چیف موکھی محمد دارا بیگ (مرحوم) کا شجرۂ نسب یہ ہے: محمد دارا بیگ ابنِ محمد رضا بیگ ابن وزیر اسداللہ بیگ ابنِ وزیر لولو، آپ بہت بڑے دانشمند، عظیم عالم، شاعر، کامیاب مدرس، شب خیز درویش، اور امام شناس مومن تھے، آپ بڑی خوبصورتی سے فارسی شاعری کرتے تھے، لیکن افسوس کہ ان کا مجموعۂ اشعار نہیں مل رہا ہے۔

آپ درسی اور علاقائی زبانوں کے علاوہ چترالی (کھوار) اور ترکی بھی جانتے تھے، اور روسی زبان بھی سیکھ رہے تھے، کیونکہ میر محمد نظیم خان نے خواہش ظاہر کی تھی کہ آپ برائے ضرورت روسی زبان سیکھ لیں، جب کہ اس وقت روس کا کوئی آدمی کریم آباد میں موجود تھا۔

کاش مجھے ان سے دینی درس لینے کی سعادت نصیب ہوتی! جیسا کہ بعض حضرات کا خیال ہے، حقیقت یہ ہے کہ میں صرف دس ماہ کے لئے بلتت پرائمری سکول جاسکا، جس میں، میں نے تیسری اور چوتھی جماعت مکمل کرلی، اسی دوران کبھی کبھی اپنے محترم بہنوئی (محمد دارا بیگ) کے پاس بھی جایا کرتا تھا، اور ان سے

ایک غیر نصابی اردو تیسری پڑھا کرتا تھا، یہ میری اپنی نارسائی تھی یا ناشکری، ویسے اس زمانے میں علم و دانش کے دو عظیم نمونے تمام لوگوں کے سامنے ظاہر تھے، یعنی جناب حاجی قدرت اللہ بیگ صاحب اور جناب محمد دارا بیگ صاحب۔

حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ علیہ الصّلاۃ والسّلام نے میر محمد غزنخانِ ثانی کو تین اسمائے بزرگ برائے خصوصی ذکر عنایت کر دیئے تھے، اور فرمایا تھا کہ ایک خود آپ کے لئے ہے، اور دو ایسے دو اسماعیلی کو دینا، جن کو آپ چاہیں، چنانچہ میر محمد غزنخان نے دو میں سے ایک اسمِ اعظم محمد دارا بیگ کو دیا، اور یہی امامِ عالی مقام علیہ السّلام کی طرف سے سب سے بڑا انعام ہوا کرتا ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
کراچی

جمعرات ۱۱ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ — ۲۱ جولائی ۱۹۹۴ء

شہزادہ سلطان خان

شجرۂ نسب: شہزادہ سلطان خان ابن شہباز خان ابن میر محمد نظیم خان ابن میر غزنخان ابن شاہ غضنفر خان ابن میر سلیم خان ابن خسرو خان ابن شاہ بیگ ابن شہباز ابن سلطان ابن عیاشو ابن میوری ابنِ گرگِس۔

شہزادہ سلطان خان (مرحوم) غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک تھے، عظیم والدین کے توسط سے اسماعیلی عقائد کی تمام تر خوبیاں بچپن ہی میں آپ کی ذات میں داخل ہو گئی تھیں، جب آگے چل کر علم الیقین کی روشنی میں دیکھا گیا، تو ہر عقیدت ایک حقیقت تھی، آپ کو امامِ برحق علیہ السّلام سے تا بحدِ جنون عشق تھا، سلطان خان کو سیّد شہزادہ منیر ابن سیّد قاسم بدخشانی کی شاگردی کی سعادت نصیب ہوئی، اسی پاکیزہ صحبت کے زیرِ اثر سلطان خانصاحب روحانی جذب و کشش میں آگئے، حضرتِ پیر کی شہرۂ آفاق کتاب وجہِ دین پر فکری ریاضت کی جس میں انہوں نے نورِ علم کی جھلکیاں دیکھیں۔

سلطان خان ظاہری نہیں بلکہ تائیدی عالم تھے، اسی وجہ سے ان کی علمی گفتگو دلنشین ہوا کرتی تھی، البتہ یہ بھی دینی

غیرت کا ایک خوبصورت نمونہ تھا کہ جب جوش میں آتے تو شیر کی طرح غُرّاتے، اس حال میں کسی کو کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوتی۔

شہزادہ سلطان خان نے اپنی عمرِ گرانمایہ کا بیشتر حصّہ پیاری جماعت کی علمی خدمت میں صرف کر دیا، جس میں یہاں کی اسماعیلی جماعتوں نے فائدہ اٹھایا، خصوصاً علی آباد کی نیک بخت جماعت نے، کیونکہ یہ عزیز جماعت دینی بزرگوں کی خدمت اور علم دوستی میں اپنی مثال آپ ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قطعۂ وفات سیّد شاہزادہ میر ابنِ محمد قاسم بدخشانی

جنس و نقدِ عمل و علم چو اندوختہ شد
خوش بہ علیین رَوَد عارف کہ ہمانش وطن است
مسکن و خانۂ عیشِ تو بُوَد عالم جان
مزرع و باغِ جہانت ہمہ جائے محَن است
کوشش تا از ہنُر و علم نکو نام شوی
حاصلِ عمُر گرا نمایۂ تو علم و فن است
خاصہ علم است کہ ہر جا رسد و کم نشود
زانکہ ثبتش بسر صفحۂ عصر و زمن است
مقصدِ علم بُوَدْ دانشِ توحید کہ آن
رحمتِ خاصِ خدا ، موہبۂ ذوالمنن است
قفلِ ہر گنج جُدا گانہ کلیدی دارد
دریکی گنج و کلیدِ درِ آن یک سخن است
اے خوشا آن سخنِ خوش چو میرالدّین یافت
کاندران دولتِ دارَین ہمہ سِتر و علن است
گفتۂ حضرتِ احمدؐ بدل و جان بشنو
مومن اندر دو جہان زندہ و باجان و تن است

تصویرِ عمل

تاجِ شَرَف ہر دو پسر فتح علی خان
نیکو خلفِ جدّ و پدر فتح علی خان

سرچشمۂ اشفاق و محبت بہ قبیلہ
پُر فائدہ چون گنجِ گہر فتح علی خان

بازوئے توانائی ہمہ خویش و برادر
در حربِ عمل تیغ و سپر فتح علی خان

قربانیٔ ملت شدہ چون قید کشیدی
نام تو نویسیم بزر فتح علی خان

حق داد ترا در ہمہ کردار کشائش
ای ترجمۂ فتح و ظفر فتح علی خان

ای داعئ تہذیب بہ اطفالِ اقارب
دلدادۂ تعلیم و ہنر فتح علی خان

ای قاریٔ قرآن و سحر خیز و مصلّی
عمرت شدہ با ذکر بسر فتح علی خان

یک رنگیٔ حُبّت بهمه اهلِ زمانه
سازنده که چون شیر وَ شکر فتح علی خان

ای سایهٔ آسائشِ فرزند و برادر
باغی که پُر از نعمت و بر فتح علی خان

چون پیکِ اجل خواند تو لبیک بگفتی
کردی تو ازین جائے سفر فتح علی خان

★ یکشنبه بدُو چارمُ پنجم جع شنغ سال
کز دارِ فنا کرده گذر فتح علی خان

هردم بروان تو بسی رحمتِ حق باد
در حضرتِ حق باد مقر فتح علی خان

این گلشنِ یادِ تو بُوَد خُرّم و جاوید
کز چشمهٔ دانش شده تر فتح علی خان

○

بقلم نصیرالدّین نصیر هونزائی

★ = ۴ - ۵ - ۱۳۷۸ھ

۷۸۶

باب العلم (علیؑ)

حق وقیوم کہ باشد لاشریک و بے مثال
با صفات و ذاتِ پاکِ خود نمگیردد زحال

ہر چہ جُز اُو بوده در عالم بآخر ہالک است
یعنی از حالے بحالے بگزرد در ارتحال

پس فنائے جسمِ مردم را مثالے گویمت
کرمکے پروانہ گردد چون نباشد پائمال

کرمکے پروانہ گردد مومنے گردد ملک
این بچشمِ سر بدیدم آن بانوارِ خیال

یارب این احوال فرخ باد دولت شاہِ را
آنِ مُحبِّ مُرتضیٰ آن مومن نیکو خصال

در زمانِ صدرِ اعظم خیر و نیکو سیَر
آن امیرِ دادگر آن پادشاہِ با جمال

ماہِ شعبان بود و ہجری "غمزۂ عین الیقین" ہے[1]
چون گزشت آن نیک فطرت از پسِ ہفتاد سال ہے[2]

ہر سہ فرزندش بنا کردند "باب العلم" را
بہرِ ایصالِ ثوابش از رضائے ذوالجلال
یا الٰہی از عطائے خود روانش شاد داد
در جوارِ نورِ خود اے پادشاہِ لایزال
تا پزیرد حق ز رحمت کارِ خیرِ این نشان
اے عیسےٰ خان با غلام موسیٰ و شہ زرین بنال
مُلک و مِلّت را تجمّل باید از تعمیرِ نو
زانکہ این معنی ہویدا گشتہ از نامِ جمآل

سہ ا : ۱۳۸۳ھ
سہ ۲ : ۷۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلام یادگار

بِحُکمِ : کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ وَّ یَبۡقٰی وَجۡہُ
رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِکۡرَامِ ۔

زوجہ جناب قربان علیخان صاحب

محترمہ زہرا خانم بعمر ۳۵ سال کہ سنہ ۱۹۷۰ء بود وفات یافت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۝

○

قطعۂ از خونِ دل باید کہ بنویسم کنون
چونکہ بگذشت از جہان آن خواہر نیکوسیر

خانۂ قربان علی را باعثِ صد فخر بود
آن زنِ فرخندہ بخت و باحیا و پرُ ہنر

رشتۂ عمرِ عزیزش بعد سی و پنج سال
ای دریغا ! از قضائ ناگہانی شد بسر

مرغِ روح او ز دنیا جانبِ جنت پرید
اقربایش را نہادہ داغ بر جان و جگر

از غمش قربان علی بس عاجز و بیچاره شد
گرچه بوده مردِ آہن گرچہ بوده شیرِ نر
دان کہ این مرگِ جوانی ہمچو سیل ہادم است
خانۂ معمورِ مردم را کند زیر و زبر
یارب! از لطفِ عمیمت روح او را شاد کن
در جوارِ رحمت خود دار دائم در نظر
چونکہ نامِ نیک آن مرحومہ زہرا خانم است
باد جانش در حضورِ فاطمہؑ بس مفتخر

لوحِ مزارِ بی بی یاقوت
زوجۂ داور شاہ اُرکوئی

○

کسی کو شناسد امامِ زمان
بدنیا و عقبیٰ بیابد امان

شناسندۂ نورِ پروردگار
سعادت بَرَد حاصلِ این جہان

چہ غم گر بمیرد چنین کس بتن
کہ از جان شود زندۂ جاودان

بوَد فارغ از فکرِ دُنیای دون
ز لذاتِ جنت شود بس شادمان

ز دیدارِ نورِ خداوندِ پاک
مشرّف شود بر فرازِ جنان

بقصرِ فضیلت تبختِ جلال
نشاند خداوندِ کون و مکان

پس ای مومنان از چہ گریان شوید
چو مولا بُوَد این قدر مہربان

نباید کہ غمگین شوید از کسی
کہ در دارِ باقی رود کامران

چنین بُوَد "یاقوتِ" پاکیزہ دین
کہ ذکرش ہمی گفتہ شُد در بیان

دعائیکہ مقرون و مقبولِ تست
الٰہی ز رحمت بروحش رسان

حیدر آباد، ہونزہ
از افکارِ نصیر ہونزائی

بیادِ درویش علی

یک فدائی بود درویش علی — مثلِ قنبر باوفا و باحیا
بس حلیم و صابر و نیکو خصال — دوستدارِ وارثِ آلِ عبا
آن مریدِ جان نثارِ شاہِ دین — مومنِ صادق مُحبِّ مرتضا
آن غلامِ شہِ کریم نامدار — خادمِ سلطانِ تختِ انّما
بندۂ درگاہِ مولای زمان — پاسبانِ خانۂ نور و ضیاء
از رضاکارانِ مولا بود او — از گروہِ خادمانِ باصفا
ای کمر بستہ بخدمت شاد باش — ثمرۂ خدمت بود قربِ خدا
گفتگویت ہمچو قند و انگبین — ای لقایت مثلِ گلشنِ دلربا
ہمنشین و یارِ جانِ دلنشین — یادِ تُو چون گل ببوید نزدِ ما
باد از مایان دعای جاریہ — تحفۂ جنّت ترا فرحت فزا
صبر کن ای دل کہ فردا بنگری — جلوۂ ارواحِ پاکان بر سما

پیدائش درویش علی ابن صفر علی نومبر ۱۹۱۸ء
وفات: ۳۱ ستمبر ۱۹۸۰ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (۵۵/۲۶-۲۷)

نامور صیاد (شکاری) محمد دوست کے فرزندِ ارجمند علی مدد ساکنِ محلۂ رحیم آباد - علی آباد - ہونزہ کا انتقالِ پُر ملال تقریباً ۵۶ سال کی عمر میں ہوا، خداوندِ عالم حضرت محمد رسولِ خدا ص اور أئمۂ ھدیٰ ع کی حرمت سے انہیں روضۂ دارالسلام میں ابدی نعمت وراحت عنایت فرمائے! آمین یا ربّ العالمین!!

تاریخِ وفات: بروز بدھ ۱۷ ماہِ رجب ۱۴۰۴ ھ
۱۸ ماہِ اپریل ۱۹۸۴ ع

بابِ ہشتم

ریکارڈ

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

This Page Intentionally Left Blank

بحضور مستطاب حضرت اجل اکرم فاضل گرامی جناب آقای نصیر الدین صاحب المحترم دامت برکاتہ

السلام علیکم :

پس از عرض سلام و تشکر و امتنان از مراحم عالی باستحفار خاطر مبارک میرساند :

کہ کتابہای قیمتی و نفیس اھدائے آن سرور ارجمند توسط برادر عزیز جناب آقای عباس برہانی صاحب واصل گردید از درگاہ خداوند متعال سلامتی وطول عمر جنابعالے و توفیق روز افزون شمارا در راہ خدمت بیشتر بہ نحو احسن رامسئلت میمنایم۔

با تقدیم احترام

جزاک اللہ تعالیٰ وکل اللہ مساعیک بالنجاح

الدکتور علی محمد ظہیر ۲/۱/۱۴۰۹
رئیس کلیۃ معارف الاسلامیۃ

ادارۃ الثقافۃ الاسلامیہ
۴/۲ حامد علی منزل ۵ سول لائن
یونیورسٹی ایریا ۔ علی گڑھ نمبر ۲
انڈیا

عزیزم عبادت علی شاہ

کتاب ھذا بطورِ تحفۂ اخوت و محبت ان عزیز ایام کی پُر خلوص یاد کو تازہ کرتی رہے گی جن میں ہم اور عبادت علی شاہ صاحب امام عالیمقام کے ایک ہی ادارے میں کام کرتے تھے مجھے یہ اندازہ ہے کہ اگر پوری قوم کے ہر فرد میں خدمت دینی کا وہ بھرپور جذبہ ہوتا جو عبادت علی شاہ جیسے مومنوں میں پایا جاتا ہے تو کتنی اچھی بات ہوتی اور کس قدر ہم آگے بڑھ سکتے۔ عبادت علی شاہ میں نہ صرف جسمانی طور پر ہی مقدّس دین کی خدمت کی لگن موجود ہے بلکہ انہیں والہانہ طور پر دینی کتب اور علم سے بھی دلچسپی ہے، یہاں تک کہ ان کے قیمتی وقت کا ایک بڑا حصہ اشاعتِ کتبِ دین کی خدمت میں صرف ہوتا ہے۔

میری درویشانہ دُعا یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ انہیں اس مقدّس دینی خدمت کی عوض دین و دنیا کی کامیابی سے نوازے اور دونوں جہان کی سرفرازی نصیب کرے!!

فقط دُعاگو

نصیر ہونزائی

مورخہ ۱۱ر مارچ ۱۹۷۵ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

گورخنیز تھا یا جن؟

کتاب "قرآنی مینار" ص ۲۶۱ - ۲۶۲ پر ملاحظہ ہو، جہاں ایک گورخنیز کا قصہ مرقوم ہے، میں نے سنا تھا کہ سرینقول میں بھی ایک ایسا واقعہ ہو گزرا ہے، پس میں نے اس کے بارے میں جناب قربان علی خان صاحب سے پوچھا تو انہوں نے ازراہِ کرم اس کا تفصیلی قصہ لکھ کر دیا، جس کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:-

۱۹۴۷ء کا ایک بڑا عجیب و غریب اور نہایت حیران کن واقعہ ہے، کہ تاشغورغان میں قرغز قوم کا ایک آدمی بیبت کے نام سے رہتا تھا، جو بائیں پاؤں سے لنگڑا ہونے کے باوجود برٹش کونسل کی ڈاک رسانی کی ملازمت کر رہا تھا، جس کا کام تھا پیک پڑاؤ میں ڈاک لانا لے جانا، مجھے یاد ہے کہ یہ شخص ماہ مارچ ۱۹۴۷ء میں فوت ہو گیا، لیکن بڑی حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ تدفین کے تیسرے دن سے مرا ہوا بیبت کفن کے ساتھ بوقتِ شب بعض لوگوں کے گھروں میں آکر کھڑا ہونے لگا، لوگ اس کو پہچانتے تھے اور کچھ پوچھتے تھے، مگر وہ کوئی بات ہی نہ کرتا اور خاموشی سے واپس چلا جاتا، اسی طرح تین چار دن تک یہ خوفناک واقعہ ہوتا رہا، آخرکار وہاں کے لوگوں نے اس کی قبر پر جاکے

دیکھا تو قبر حسبِ دستور بند ہی تھی، پھر بھی انہوں نے بغرضِ تحقیق قبر کو کھول کر دیکھا تو میت کا مردہ جسم اسی طرح پڑا ہوا تھا، مگر انہوں نے صرف اتنا دیکھا کہ اس کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

بڑی عجیب و غریب بات ہے کہ ان لوگوں نے یا تو سزا کے طور پر یا چلنے پھرنے سے روک دینے کی غرض سے مردے کی ٹانگوں اور پیروں کو کلہاڑی سے کاٹ کاٹ کر رکھ دیا، سمجھ میں نہیں آتا، کہ یہ کہاں کی بات ہے۔

جنّی شیطان کسی کو دو طرح سے گمراہ کر سکتا ہے: ایک دل میں وسوسہ ڈال کر، اور دوسرا خود سامنے حاضر ہو کر، جیسا کہ سورۂ مومنون (۲۳/۹۸-۹۷) میں ارشاد ہے: (ترجمہ) اور دعا کرو کہ پروردگار میں شیاطین کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اے میرے رب، میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہو جائیں۔

پس اس قرآنی تعلیم سے ظاہر ہے کہ شیطانِ جنّی لوگوں کے سامنے حاضر بھی ہو سکتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس طرح بُری روح جسمِ لطیف میں حاضر ہو سکتی ہے، اسی طرح اچھی روح بھی جسمِ لطیف میں سامنے آ سکتی ہے۔

26/7/94

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

عزیزم امان اللہ درحفظ وامانِ مولا باشید !

بڑے شوق سے یا علی مدد کی دُعا کرتا ہوں ، اسکی بارگاہِ عالی میں قبول ہو ! کل ہی آپ کا بہت پیارا خط ملا ، جس کا جواب کسی تاخیر کے بغیر آج لکھ رہا ہوں ، یہ خط مجھے کتنا اچھا لگ رہا ہے ، میں تو اسے محفوظ رکھوں گا ، کیونکہ اس میں میرے محبوبِ جان کے ہمہ رس روحانی معجزے کا ذکر ہے ، اس سے میرے ماں باپ قربان ! وہ اپنے معتقدین پر بڑا مہربان ہے ، الحمدللہ ۔

آپ کے بقول آپ نے ایک عظیم نورانی خواب دیکھا ، وہ اس طرح کہ ایک سبزہ زار میں مولانا حاضر امام صلوات اللہ علیہ اور ماتا سلامت کرسیوں پر تشریف فرما ہیں ، وہاں ایک خالی کرسی بھی موجود ہے ، مولا آپ سے فرماتے ہیں کہ تم اس کرسی پہ بیٹھ جاؤ ، تو آپ اس پر بیٹھ جاتے ہیں ، پھر حاضر امامؑ فرماتے ہیں کہ ہم سب کے لئے سفید اور عمدہ کپڑے کے سوٹ بنا دو ، اتنے میں مولا کا پورا خاندان وہاں موجود نظر آتا ہے ، اور یہ خواب آپ نے شبِ جمعہ ۲۳ ؍ نومبر ۱۹۹۰ء کو دیکھا تھا ۔

عزیزِ من ! آپ کو بہت بہت مبارک ہو ! لاکھ لاکھ

مبارک ہو ! آپ نے اس مشورہ کے لئے بڑی دیر لگائی ہے ،
لیکن خیر ہے ، کوئی مضائقہ نہیں ، یاد رہے کہ امامِ عالیمقامؑ کو
ہر کس و ناکس خواب میں نہیں دیکھ سکتا ، مگر کوئی عارف ، عاشق ،
درویش ، یا مومنِ صادق ، پس جو شخص حضرتِ امام کو خواب میں
دیکھتا ہے ، اس کو نجات مل جاتی ہے ، کیونکہ امام بہشتِ مجسّم ہے ،
اور سب کچھ ہے ، یہاں تشریح کے لئے گنجائش نہیں ، کرسی جو
امامِ اقدس واطہر کے قرب میں ہو ، سب سے بڑی روحانی عزّت
و مرتبت کی دلیل ہے ، امام کی نورانی فیملی اہلِ بیت کا درجہ رکھتی
ہے ، انکی محبت مومنین کیلئے سرمایۂ ایمان ہے ، اب رہا سوال ، سفید رنگ کے عمدہ لباس کا۔
سفید رنگ نورِ ایمان کی علامت ہے ، جو نورِ ابیض ہے ،
لباس کی تعبیر تقویٰ ہے ، یعنی پرہیزگاری ، پس حضرتِ امامؑ
اور اہلِ بیت کے لئے سفید عمدہ سوٹ یہ ہیں کہ ہم امام اور اہلِ
بیت سے متعلق اپنے عقیدے کو پہلے کی طرح سفید رکھیں ، اور
غیر کی باتوں سے پرہیز کریں ، اگر ہم اپنی مذہبی عقیدت و محبت کی
تجدید کرتے ہیں ، تو سمجھ لیں کہ ہم نے اپنے امامِ برحق کو سفید
لباس کا تحفہ پیش کیا ، آپ کبھی یہاں آئیں تو مزید باتیں ہو
سکتی ہیں ، تاہم ضروری جواب لکھا گیا ہے۔

بہت سی نیک دعاؤں کے ساتھ

نصیر الدین نصیر ہونزائی ۔ ۹ ردسمبر ۱۹۹۱ء

خانهٔ حکمت